بسم الله الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

جلد ۷ — قیمت از معاونین صہ — قادیان میں ہے — فی پرچہ ۲ر

نمبر ۱۷ — قیمت از غرباء — پنجاب و ہندوستان — افریقہ صہ

۲۶ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء

بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ، عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان علیا جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	۳۰ روپیہ
عام قیمت پیشگی	للعہ
مابعد	صہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحبان تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اون سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اونکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہیئے ۔

مینیجر بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ بمعہ حاضرین مجلس بیعت

کرکتبہ عاجز محمد حسین احمدی قادیانی

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مشنری طرز تہذیب

ولایت کے رسالہ انٹرنیشنل بابت ماہ فروری میں ایک صاحب مسٹر گیسٹ نامی اس طریق کو بالآخر کھلے لفظوں میں ظاہر کردیا ہے۔ جو کہ عیسائی قومیں جنوبی افریقہ کے "دیسیون" کو مہذب بنانے کے واسطے اختیار کرتی ہیں۔ وہ صاحب لکھتے ہیں۔

دیسی رسومات میں تعدد ازدواج کی اجازت ہے لہذا مذہب اور اخلاق کے نام پر اون پر حملہ آور ہونا چاہیئے پھر دیسی طرز زمینداری ذرائع سانس کو ایسا آسان کردیتا ہے کہ لوگ مزدوری کرنے پر مجبور نہیں کئے جاسکتے۔ لہذا اقتصاد کی خاطر اون پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ پھر دیسی محکمہ جات قوم کے استحکام کا باعث ہوسکتے ہیں۔ جس سے گوری قوم کی سلامتی کو خطرہ ہے لہذا پولیٹیکل اغراض سے ان پر حملہ آور ہونا چاہیئے۔ چونکہ دیسی لوگ جن بھوت پریت کے ماننے والے ہوتے ہیں اس واسطے مذہب کی خاطر اون پر حملہ آور ہونا چاہیئے اور ہم ان دیسیوں کے سامنے اپنی سلطنت میں ایک ادنےٰ اقسام اور ادنےٰ اخلاقی حالت اور مذہب عیسوی پیش کرتے ہیں دیسیوں کو مہذب بنانے کی جو کوشش ہماری طرف سے ہے اوس کا نتیجہ جنوبی افریقہ کے دیسی باشندوں (عیسائی) کی رہائش میں دیکھنا چاہیئے۔ وہ رہائش کیسی ہے۔ ایک خراب حال کوٹھڑی جس میں گھاس اور پھوس کی چھت پڑی ہوئی ہے صحت کے لئے مضر۔ بد وضع۔ مفلسی کے باعث ٹوٹی پھوٹی اور بد اخلاقی میں گری ہوئی ... ... جبکہ افریقہ میں گوروں کو کالی مسٹرس کی ضرورت ہو تو انہیں بجائے غیر مہذب دیسی عورت کے ایک مشن کی لڑکی مل جاتی ہے۔"

نور افشاں کے ایڈیٹر صاحب ہم پر بہت خفا ہوئے ہیں کہ ہم نے دیسی عیسائیوں کو قابل رحم غریب اور بیچارے کیوں کہا میری اتنی بات تو انہیں ناگوار ہی گذری ہوگی۔ مگر مذکورہ بالا بیان تو ایک گورے کے مونہہ سے نکلا ہے اس واسطے امید ہے۔ کہ وہ اس کو ضرور قابل غور سمجھینگے اور ہم وطنوں پر خود ہی رحم کھائینگے۔ مذکورہ بالا بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ پادریوں کی نیت دیسیوں کے عیسائی کرنے میں بخیر نہیں۔ وہ صرف اس امر کے خواہشمند ہیں کہ وقت ضرورت مشن کمپونڈ میں سے مہذب مسٹرس ملجائے۔ الٰہی خدا! تو دیسیون پر رحم کر اور ان کی آنکھیں کھول کہ وہ تیرے حقیقی نور کو پہچانیں۔ آمین۔

پولیٹیکل بھیڑیئے مشنری بھیڑوں کے بھیس میں

پادری سیسل صاحب ملک چین سے واپس ولایت پہونچگئے ہیں۔ لورپول کی ایک مجلس میں انہوں نے بیان فرمایا کہ اگر چین مادیت کیطرف بڑھا تو ہماری تجارت کیواسطے ایک بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جاویگا۔ اس پر اخبار فری تھنکر (مورخہ ۸- مارچ) لکھتا ہے کہ پادری صاحب تو چاہتے ہیں کہ چینی عیسائی بن جاویں کیونکہ اون کو فتح کرنے کا یہی سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔

مشنری لوگ جو بظاہر دین اور تہذیب پھیلانے کیواسطے ملکوں کو جاتے ہیں اندر ہی اندر ایسی پولیٹیکل پیچیدگیاں پیدا کر دیتے ہیں کہ جس ملک میں جا کر یہ رہتے ہیں وہاں کی سلطنت کو تباہ کر کے ہی چھوڑتے ہیں جیسا کہ قدیم زمانہ میں فری میسن لوگ خفیہ کمیٹیاں کر کے سلطنتوں کو برباد کر دیتے تھے ایسا ہی ان مشنریوں کو بھی ایک رنگ کا فری میسن کیا جائے تو بجا ہے۔ ایک اجنبی علاقے میں چلے جاتے ہیں خود پہلے لوگوں کو چھیڑتے ہیں وہاں کی قوم کے بزرگوں کے برخلاف دریدہ دہنی کر کے قوم میں ایک مخالفانہ جوش پیدا کر دیتے ہیں جس سے دیسی لوگ تنگ آ کر آمادہ بہ جنگ ہو جاتے ہیں اور جب ایک آدھ مشنری اپنی کرتوتوں کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے تو یورپ کے عیسائی بادشاہ وہاں کے دیسی حاکم کا گلا دبانے کے واسطے آموجود ہوتے ہیں افسوس ہے اس مذہب پر جس کے پھیلانے کیواسطے ایسے ناجائز طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

چین پر حملہ کرنے کیواسطے دس ہزار اشرفی درکار ہے

لندن کا ہفتہ وار اخبار فری تھنکر اپنے ۲۹ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ہمیں پادریوں کا ایک پرائیویٹ اشتہار ملا ہے جسمیں لکھا ہے کہ اگر دس ہزار اشرفی مل جائے تو چین مسیح کی بن جائے۔ پادری لوگوں نے کوئی تجویز نکالی ہے۔ جس سے چین کو عیسائی بنانے کی راہ پیدا ہوئی ہے اور اوس کیواسطے دس ہزار اشرفی چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ اشتہار غالباً اس واسطے شائع کیا ہوگا کہ نادان عورتیں اور جاہل مرد جو بہشت جانیوالے ہوں وہ پڑھے لکھے لوگوں کے سمجھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ کر پادریوں کو اون کے منصوبہ میں نامراد نہ کریں۔ دیکھیئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۹۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱- یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲- مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اوس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳- فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدلڈالے۔

۴- تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحے کے برابر ہو۔ ایکروپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ ٹپالسے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے ۸ر اجرت اشتہار کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵- ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶- اشتہار متواتر دئے جانیکی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷- ہر ماہ میں صرف ایکدفعہ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

الہیٰ تو خدائے دو جہان ہے | خدائی تیری عالم مین عیان ہے
پرندے مین چرندے مین بشر مین | چمن ہے بلبلِ خوش داستان ہے
بہارِ باغ ہے نرگس ہے گل ہے | نسیم صبح ہے اور بوستان ہے
طرحداریٔ معشوقانِ دلجو | رخِ زیبائے خوبانِ جہان ہے
شبِ دیجور و شام انتظاری | دلِ بیتاب ہے آہ و فغان ہے
سحر ہے شام ہے اور روز و شب ہے | ہوا ہے ابر ہے برقِ تپان ہے
بیابان اور سمومِ آتش افشان | مگر مین اور دریائے روان ہے
قمر ہے مہر ہے اور مشتری ہے | عطارد ہے زحل ہے کہکشان ہے
غرض تیرے سوا جو کوئی بھی ہے | زمین ہے آسمان ہے لامکان ہے
زبانِ حال سے سب کہہ رہے ہین | کہ تو ہی خالقِ کون و مکان ہے
تری قدرت ہی کے جلوے ہین سارے | نہان تو ہے اور سب مین عیان ہے

بشر سے ہو ادا حمدِ خدا کیا
بھلا مین کیا ہون میرا حوصلہ کیا

ہر اک تعریف کے قابل خدا ہے | سزاوارِ ثنا پھر مصطفےٰ ہے
محمدؐ شافعِ روزِ جزا ہے | خدا مداحِ شانِ مصطفےٰ ہے
محمدؐ وہ ہے جس کا نام نامی | ہر اک درد و مصیبت کی دوا ہے
ہوا ہے اور نہ ہوگا اوس کا ہمسر | وہ افسر سب کا محبوبِ خدا ہے
مری آنکھین ہون اور پائے محمدؐ | دلِ بیتاب کا یہ مدعا ہے
نہ دون اکسیر کو بدلہ مین اوس کے | محمدؐ کی جو خاکِ کفشِ پا ہے
جو اوس کے دوست ہین اونکی ہے ہر اک | مرا ہادی ہے میرا پیشوا ہے
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر | ہر اک انمین سے میرا مقتدا ہے
محمدؐ کا ہے خادم میرا آقا | مسیحا اور ختم الاولیا ہے
غلام احمدؐ ہے اوس کا نام نامی | وہ مشہورِ خلائق میرزا ہے

مسیحائے زمان مہدیٔ دوران
انیسِ بیکسان و خستہ حالان

یہ سب فیضِ مسیحائے زمن ہے | میسر اب جو لطفِ انجمن ہے
یہ ہے وہ انجمن تشحیذِ اذہان | ثنا خوان جس کا ہر شیرین سخن ہے
کھلے کیا کیا ہیں گلہائے معانی | یہ علم و فیض کا گویا چمن ہے
اراکین اس کے سب خوش خلق و خوشخو | نہ ابرو خم نہ ماتھا پر شکن ہے
بناوٹ ہے نہ ہے ان مین تکلف | ہر اک کی بات مین اک سادہ پن ہے
وہ[1] ہے رشکِ فلاطون رشکِ لقمان | جو اس مجلس کا صدرِ انجمن ہے

[1] حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضؓ

میان[2] صاحب کی ہر اک بات گویا | شکر ہے پھول ہے دُرِّ عدن ہے
یہان باقی ہے راحت روحِ انسان | یہان ہر بات رشکِ نسترن ہے
یہان موجود ہین اس وقت جو جو | ہر اک پہ فضلِ ربِّ ذوالمنن ہے
ذرا ہشیار اے اربابِ مجلس | تمہین سے اب مرا روئے سخن ہے
بہت ڈرتا ہون مین کہتا ہوا بھی | کہ سچی بات کا سننا کٹھن ہے

ذرا بتلاؤ تو اے نوجوانو!
مرے اے بھائیو اے مہربانو!

کہ کیا کیا تم نے تبدیلی دکھائی | جہان مین کس سے کیا کیا کی بھلائی
بتاؤ تو سہی راہِ خدا مین | مصیبت تم مین کس کس نے اٹھائی ہو
کبھی تبلیغ بھی کی دوستون کو | کوئی حق بات بھی اونکو بتائی
بتاؤ کس قدر کی خرچ تم نے | خدا کی راہ مین اپنی کمائی
مقدم دین کو دنیا پہ رکھ کر | متاعِ حرص و دنیا بھی لٹائی
بجائے خود ہر اک اب دل مین سوچے | کہ دل مین اس کے ہے کتنی صفائی
ہوا و حرص و خود رائی و نخوت | تن آسانی و غیظ و کبریائی
بری سب عادتین مٹ ہی گئی ہین | کبھی کچھ غیرتِ دین بھی دکھائی
تعجب ہے بہت ان غفلتون پہ | کہین کرنا نہ اپنی جگ ہنسائی
بھلا کب چین آسکتا ہے اوس کو | مخالف جس کی ہو ساری خدائی
بس اب اٹھو ذرا ہمت دکھاؤ | بہت کچھ ہو چکی بے اعتنائی

نہ ایسا وقت ہرگز پاؤ گے تم
اسے کھویا تو پھر پچھتاؤ گے تم

جو ہو سکتے ہین کام اپنی زبان سے | اثر جو ڈال سکتے ہین بیان سے
وہ انہین واسطے تبلیغِ دین کے | اجازت لے کے مہدیٔ زمان سے
ذرا مردانگی کی داد دین کچھ | دعائین مانگ کر اللہ میان سے
مقابل ہو کے لین شیطان کے سر کی | خبر لاحول کے گرزِ گران سے
پھر توبہ کی استغفار کا خود | رہین چوکس دلائل کی سنان سے
دعا ہو ساتھ اوس کے دردِ دل سے | مسلح ہون وہ اس تیر و کمان سے
نہ جھجکین اور کر دین بے تامل | جدا باطل کا سر تیغِ زبان سے
جنیو کا نکالین ٹھاٹھ ایسا | اڑے گرد اون گریبان بیان سے
جو ہین اس پہلوانی مین ادھورے | تو آکر سیکھ جائین وہ یہان سے
غلامانِ مسیحا مین اک استاد | یہان ٹھہرا ہے رستم پہلوان سے
لرزتے نام سے اس کے ہین دشمن | ہین اوس کی طاقتین باہر بیان سے

اوسی کا نام نامی نورِ دین ہے
نظیر اوس کا زمانہ مین نہین ہے

یہ بے پروائی و غفلت کہان تک | کرو جو ہو سکے کوشش جہان تک
مزا تو جب ہے کہ وہ ہمت دکھاؤ | کہ ہے تحسین مسیحائے زمان تک
اٹھالو چند روزہ رنج و سختی | پہونچتا ہے جو عیشِ جاودان تک

[2] حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

کرو جی توڑ کر کوشش تم ایسی
چھٹی کا دودھ آجائے زبان تک
دکھاؤ ہمت مردانہ اپنی
مٹا دو کفر کا نام و نشان تک
مصیبت میں دکھاؤ ضبط ایسا
نہ آئے اف بھی اک دل سے زبان تک
قلم بھی اور قدم بھی اور درم بھی
لگا دو بلکہ دین پر اپنی جان تک
نمونہ تم ہو اصحاب نبی کا
نہ آئے بزدلی وہم و گمان تک
دعاؤں کی بھی کچھ طاقت دکھاؤ
ہلا ڈالو زمین کیا آسمان تک
سنا دو غیر کو بھی بات حق کی
نہ رکھو اپنے ہی صحن مکان تک
تعجب ہے تمہاری کوششیں گر
رہیں محدود بزم دوستان تک

جہان میں ہو تمہارا خلق ایسا
کہ تم پر ہو دل عدو بھی دل سے شیدا

بری کوئی نہ ہو عادت تمہاری
بروں سے تم کرو ہرگز نہ یاری
ہر اک سے خندہ رو ہو کر ملو تم
تمہارا خلق ہو باد بہاری
بچو اس سے بری ہے بدگمانی
نہ سب سے چاہیئے بے اعتباری
یہی ہے مقتضائے احمدیت
مزاجوں میں ہو اکثر انکساری
سوا اس کو نہ کر لینا کہیں تم
بناؤ نفس کو اپنی سواری
نہ رو داری میں بڑھ جاؤ زیادہ
نہ گھری فاسقوں سے رکھو یاری
ڈرو دنیا کے کتوں سے نہ ہرگز
بلا سے ہو کوئی گر ہفت ہزاری
رہو جون کوہ ہر دم مستقل تم
دکھاؤ سختیوں میں استواری
بہت سی ہیں بلائیں آنے والی
طلب ہر دم کرو امداد باری
لگے دیتا ہوں پچھتاؤ گے دیکھو
اگر اس وقت ہمت تم نے ہاری

تن آسانی کو اب رخصت کرو تم
ذرا کچھ دین کی خدمت کرو تم

ہیں تم میں جس قدر اب مال والے
وہ سارے چھوڑ دیں حیلے حوالے
یہ ہے ہمت دکھانے کا زمانہ
جو چاہے حوصلے اپنے نکالے
کرے جو خرچ اب راہ خدا میں
خدا ہی سے وہ بس اس کی جتا لے
نہ کچھ احسان رکھے بھائیوں پر
ریا سے ہر عمل اپنا بچا لے
تمہیں اے منعمو کچھ بھی خبر ہے
غریبوں کو پڑے فاقوں سے پالے
ذرا کچھ بھائیوں کا غم بھی کھاؤ
یہ اپنے چھوڑ دو اب نرلوالے
ابھی تک تم کو فکر لعل و زر ہے
یہاں تو پڑ گئے جانوں کے لالے
نہیں ہے بھائیوں کے پاس گدڑی
مزے سے اوڑھتے ہو تم دوشالے
ذرا طول امل پر خاک ڈالو
نکالو دل سے سب مکڑی کے جالے
دعاؤں سے نہ اب غافل رہو تم
کرو کچھ درد دل سے آہ و نالے
بلائیں آنیوالی ہیں اب جو جو
خدا ان سب سے ہم سب کو بچا لے

خدا محفوظ رکھے ہمکو شر سے
ہر اک رنج و مصیبت ضرر سے

زیادہ طول دے اب تو نہ اکبر
یہ اپنی شعر خوانی مختصر کر
کہاں تک یہ پریشان گوئی آخر
خدا کا خوف ہی مرد خدا کر

دعائیں مانگنے کا وقت ہے یہ
اٹھا کر ہاتھ اب یوں التجا کر
خداوندا ہمیں دونوں جہانمیں
فلاح و نصرت و عزت عطا کر
گناہوں کے نہ پھٹکیں پاس بھی ہم
نمازوں میں ہمیں لذت عطا کر
ہمیں بخوف کر خوف عدو سے
اگر ہو ڈر تو ہو دل میں ترا ڈر
بچا لے آنیوالے زلزلہ سے
جو ہوگا زلزلوں میں سب سے بڑھکر
وبائیں اور غلہ کی گرانی
نتائج ہیں گناہوں کے مقرر
تو اپنی شان غفاری دکھا دے
گناہوں سے ہمارے در گذر کر
عزیز و اقربا ہیں جو ہمارے
تو ان پر رحم کر اے رب اکبر
نہیں تیرے سوا ملجاؤ ماوا
بتا اب اور جائیں کس کے در پر

الٰہی ہر بلا سے تو بچا لے
کہیں آمین سارے سننے والے

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی

مذکورہ بالا نظم برادرم اکبر نجیب آبادی نے انجمن تشحیذ الاذہان کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی۔ جزاہ اللہ جزاءً حسناً

نعت

(مرسلہ خاتون عصمت دگویکی)

آہ! نومبر ۱۹۰۳ء نہیں بھولتا۔ کیا خوشگوار زمانہ تھا۔ کیسا نیک سمان تھا جبکہ ابھی امور خانہ داری کے یہ جھمیلے نہ تھے اور اس قدر تعشق دین سے تھا کہ سجدہ آٹھ پہر تڑپ کر دن اور رات گذرتے دل چاہتا کہ کسی طرح زیارت نبی کریم خواب میں ہو! اس زمانہ میں دل میں اس قدر درد پیدا ہو چلا تھا کہ مجھے کھانے کی بھی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ اسی پیارے زمانہ کا ذکر ہے کہ مجھے ہر روز نہایت عمدہ خواب آتے تھے اور سب دعائیں مقبول ہوا کریں۔ انہیں دنوں میں یہ شعر کہے تھے جو یونہی پڑے رہے یونہی آج خیال آگیا اسلئے بھیجتی ہوں۔ والسلام

میں مشتاق دیدار خیر الوریٰ ہوں
میں مشتاق انوار نور خدا ہوں
دکھاؤ جمال اپنا مجھ کو خدارا
یہی عرض کرتی میں دل سے سدا ہوں
مدینے میں مجھ کو بلا بھیجئے گا
دل و جان سے آپ پر میں فدا ہوں
مرا دل ہے بیزار پنجاب سے اب
ترے در پہ آئی میں مثل گدا ہوں
جگر نار ہجرت سے جل بل گیا ہے
شب و روز کرتی میں آہ و بکا ہوں
کہے میم احمدؐ کا عالم میں آکر
خدا کی میں رحمت کا چشمہ بنا ہوں
قیامت کے دن آپ فرمائیں گے یوں
ادھر آؤ سب کو بچانے کھڑا ہوں
ترے در پہ آئی ہے خاتون عصمت
ترحم نبیا میں کرتی صدا ہوں

بقایا دار جلد حساب صاف کریں فنڈ میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے

ال م اور ا و م میں عدم اتحاد کا ثبوت

جس طرح ہندوستان میں اہل ہنود کی ایک تعلیم یافتہ جماعت کو اِسبات کا خبط رہ چکا ہے۔ کہ اپنی قومی سلطنت قائم کریں اور اوس کے لئے کبھی مصنوعی بادشاہ اور اون کے مصنوعی تاج اور سلطنتیں تجویز کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح آریہ سماج کی جوشیلی جماعت کو اس بات کا جنون ہوگیا ہے۔ کہ تمام دنیا کی خوبیوں کا منبع خواہ نخواہ وید کو ثابت کریں۔ اس لئے جہاں کسی غیر زبان یا غیر کتاب کی کوئی خوبی اون کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فوراً اوسے وید سے نکال لینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ وہ وید جو اس سے پیشتر تمام مخلوق پرستیوں اور فواحشات کا مجموعہ تسلیم ہوتا رہا ہے اور جس کی یادگاریں باوجود جدّ و جہد کے مٹ نہ سکیں۔ آریہ اسے توحید اور معرفت کا تنور اور تمام علوم سے معمور ثابت کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس عظیم الشان ادّعا کے لئے نہ تو کسی دلیل کی ضرورت سمجھتے ہیں نہ ہی حق پسندوں کی طرح تحقیقات اور کوشش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ صرف دعوی سے ہی کوئی امر پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک دوسرے کی اشیا پر دستِ تصرف بڑھا کر چھین لینے کی کوشش کرتا۔ یہ داستان طویل ہے اور یہاں صرف یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ آجکل جو آریہ لیکچرار الم کو اوم سے نکلا ہوا بتا رہے ہیں۔ وہ کیسے ہوائی قلعے تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ لوگ متشابہات اور استعارہ کی آڑ میں اپنا اُلو سیدھا کرنے لگ جاتے ہیں اور عام لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

اس کے لئے ضمناً ایک مرتبہ بدر میں کچھ عرض کر چکا ہوں لیکن علم اللسان کی کتاب مطالعہ کرنے کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ زبانوں کے تغیر و تبدل کے قواعد جو محققین نے کمال جانفشانی سے بہم پہونچائے ہیں۔ درج کر کے دکھا دیا جاوے کہ آریوں کا یہ دعوے مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

محققین فرماتے ہیں۔ کہ زبانوں کے بعض لفظوں میں حروف و حرکات کا اتفاقی اتفاق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت میں ایکدوسرے سے اصلاً تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے پہلا قدم تحقیق کا یہ ہے۔ کہ جب دو لفظ دریافت طلب سامنے آویں تو اون کی ملتی ہوئی آواز اور یکسان شکل و شبہات پر نہ بہولو۔ ہر ایک کے جوڑ بند کو کہولو۔ اور اون کی اصل کو ٹٹولو۔ اگر دونوں ایک اصل پر جا پہونچیں۔ تو جانو کہ ایک نسل ہے اور اگر جدا جدا ہوں تو جانو کہ کچھہ رشتہ نہیں۔ فقط شباہت نے شبہ ڈالا تھا۔

اِسبارہ میں پروفیسر آزاد نے ایک لطیفہ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں کوکان میں چند اشخاص کے ساتھہ بیٹھا تھا۔ ایک بڈھے نے کہا کہ تمہارے ملک میں بادشاہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ بادشاہ اپنے ایک نائب کو بھیجتا ہے اوس نے کہا کہ آخر او چہ نام دارد۔ میں نے کہا۔ کہ بعد چند سال عوض مے شود۔ البتہ بہ اعتبار عہدہ اور الات میگویند ایک ترک نے کہا لات چہ معنی دارد دوسرے نے کہا ہمان لات و منات است۔ یہ تو غیر ملک کے بے ہودہ گوڈوں کا حال ہے لیکن ناظرین آریاوں کی عقل .. .. کا نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مہاتما منشی رام جی گورنر گورکل اپنی کتاب صبح اُمید میں ایک لطیفہ لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ایک دوست سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے پر لکچر دے رہے تھے ایک مسلمان نے کہا کہ عربی سنسکرت سے نہیں نکلی اونہوں نے کہا کہ عربی میں ماں کو کیا کہتے ہیں اوس نے کہا کہ اُم۔ آریہ مہاشے نے کہا کہ سنسکرت میں ماں کو ماتا کہتے ہیں۔ تا دور کیا اور ما کو الٹ دیا۔ تو اُم بن گیا۔

اس سے معلوم ہوتا گیا ہے کہ اگرچہ یہاں میں اوز بہی .. .. ہوں گے کہ یہ آریہ مہاشے سب گوے سبقت لیگئے ہیں۔ اصول کی بحث سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ کیا ان مدعیوں کے پاس اپنے کسی بزرگ کی کوئی کتاب موجود ہے یا کچھ قواعد پائے جاتے ہیں جن سے اس امر پر روشنی پڑ سکے۔ صاف نظر آتا ہے کہ اسبارہ میں کوئی کتاب یا کوئی اصول اون کے ہاتھ میں نہیں اس کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر ان کے پاس اپنے کوئی اصول نہیں تو کیا دوسرے محققین کے تیار کردہ اصول و قواعد ہی ان کے ادعا کی تائید کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل دلائل ملاحظہ فرماویں۔

۱۔ محققین نے کمال محنت سے تمام زبانوں کو تین شجروں پر بانٹا ہے اور ہر ایک کی نسل جداگانہ ثابت کی ہے۔

(ا) ایرین۔ اس کی شاخیں۔ سنسکرت۔ فارسی یونانی لاطینی۔ فرنچ۔ جرمن۔ روسی وغیرہ ہیں۔

(ب) سٹمیٹک۔ اس کی شاخیں۔ عربی۔ عبرانی کلدانی وغیرہ ہیں۔

(ج) تیورنین۔ اس کی شاخیں تاتار۔ سیام۔ برما۔ چینی وغیرہ کی بے علم اور بے قاعدہ زبانیں ہیں۔

اس تقسیم سے ثابت ہوا کہ جب عربی اور سنسکرت کی نسلوں میں ہی مغایرت ہے۔ تو پھر کسی لفظ کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا کیسا فعل عبث ہے۔

(۲) جن زبانوں میں تغیر الفاظ ثابت ہوا ہے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اختلاف آب و ہوا نے لب و لہجہ میں تفاوت پیدا کیا اس لئے قریب المخارج حروف باہم بدل گئے جنکی جدول یہ ہے۔

۱۔ مخرج اول۔ ء ہ ا گلے کے نیچے سے نکلتے ہیں۔
مخرج دوم (ب) ح خ غ۔ ان سے ذرا اوپر کوے کے پاس سے۔
مخرج سوم (ج) ق ک گ۔ کوے کے اوپر سے۔
مخرج چہارم۔ (د) ش ج چ ژ ے۔ وسط زبان اور تالو سے۔
مخرج پنجم۔ (س) ل ن ر ڑ۔ نوک زبان اور اوپر کے دانتوں کے دانتوں سے ملکر۔
مخرج ششم (س) ت ٹ د ڈ۔ نوک زبان اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے مل کر۔
مخرج ہفتم۔ (ص) س ز۔ نوک زبان اور نیچے کے دانتوں سے مل کر۔
مخرج ہشتم۔ (ط) ب پ ف م و۔ دونوں ہونٹوں سے ملکر نکلتے ہیں۔

۳۔ لام اور واؤ کی باہم تبدیلی نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم مخرج نہیں ہیں۔ لام زبان کی نوک اور تالو سے ادا ہوتا ہے اور واؤ ہونٹوں سے۔

۴۔ جب عربی زبان میں حرف واؤ موجود ہے تو اس تغیر و تبدل کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

۵۔ لام کی تبدیلی جن جن حروف سے ہو سکتی ہے ان کی فہرست میں واؤ داخل نہیں ہے۔

۶۔ واؤ کی تبدیلی ان حروف سے ہو سکتی ہے۔ یہ کہ اس سے بہی ثابت ہے کہ واؤ لام سے نہیں بدلتا۔

۷۔ الم اور اوم میں اختلاف حرکات کے قواعد کے بموجب بہی تغیر نہیں ہو سکتا۔ صاف ظاہر ہے۔

۸۔ الم اور اوم میں اتحاد معنوی بہی نہیں۔ الم انا اللہ اعلم کا مخفف ہے جسکے معنے ہیں میں اللہ بہت جاننے والا ہوں لیکن اوم کے معنے خواہ قدیم تفاسیر کے مطابق اوس کے تین دیوتا مراد لئے جاویں خواہ الہی ہستیوں کے تین

مطابق یعنی کی ابتدائی سر قرار دیں اور خواہ جدت پسند آریون
کی گھڑنت کے مطابق اکار و کار مکار مراد لیں بہرحال الم سے
ان کا کوئی تعلق نہیں اور یہ ہماری وجہ ان دونوں کی
مغایرت کی ہے۔

۹۔ عربی کے الفاظ مفرد ہیں اور سنسکرت کے مرکب اس سے
ثابت ہوا کہ عربی اصلی زبان ہے اور سنسکرت وضعی۔

۱۰۔ الم اور اوم کے تلفظ کی نوعیت بھی جداگانہ
ہے۔ الم کے تینوں حروف الگ الگ پکارے
جاتے ہیں۔ اور اوم کو ایک لفظ کی صورت میں ادا کیا
جاتا ہے۔

۱۱۔ عربی میں ایسے مقطعات کا ایک ذخیرہ موجود
ہے مثلاً الم۔ الرا۔ عسق۔ کہیعص وغیرہ لیکن
سنسکرت میں حرف اوم ہی اوم ہے اسلئے قلیل البضاعۃ
پر گدائی کا الزام عاید ہو سکتا ہے نہ کہ اس پر جو کمال و دولت
سے بھرپور ہو

ناظرین۔ ان دلائل سے واضح طور پر ثابت ہوگیا
کہ الم کو اوم سے نکالنے والے آریہ کیسے بھولے ہیں۔
اب اگر دیگر بے لوث محققین کی رائے کو بھی نہ مانیں
اور اپنے گھر سے ہی قواعد بنالیں تو بھی مفلس ثابت ہوں
تو پہر ان کی رضی۔ ؎

اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھائیگا خدا

خاکسار اللہ دتا احمدی سکنہ ... ر۔ ن۔ سکول قلعہ دیدار سنگھ
ضلع گوجرانوالہ

حضرت صاحب کو بطور واسطے کی پیش گوئی

برادرم محمد سلمان صاحب احمدی ڈسکہ والی نے مولوی عبد الغفور صاحب ہری پوری سے پوچھا ہے کہ آپکے پاس کوئی کتاب ہے حضرت صاحب کو ... کرتی ہے ہمیں سنا ہے اس کتاب میں مجدد مائۃ حاضرہ کے متعلق کوئی پیشگوئی ہے انہوں نے مفصلہ ذیل خط میں اسکا جواب دیا ہے جو حضرات احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب بندہ سلامت۔ واضح باد

کتاب مستطاب جامع عملیات و مجربات ضیا افزائے بصر
خدنگ بیاض ... المسمی بہ سلک سیر فی نظم الدرر

مولفہ علامہ دہر نمایۂ عصر المعتصم باللہ ملا صفی اللہ
صاحب سلمہ اللہ تعالے فی حشر - کہ در بیان مجالس و مناقب
سریع الاثر - فی الغیبت والحضر - حضرت مولانا و مرشدنا سید
امیر صاحب مالک - باخبر - مقتدائے جن و بشر - السلطان
قریہ کوٹھہ شریف علاقہ پشاور رحمہ اللہ تعالے رحمۃ اللہ
فی یوم البعث والنشر - نوشتہ در مطبع فاروقی دہلی
باہتمام محمد معظم مطبوع ۱۳۰۵ھ گردیدہ است۔

در آخر ورق صفحہ ۳۳۵ از نقل کردہ گفتہ اند و آوردہ
اند کہ مجدد عصر از دار فنا بدار بقا رحلت نماید پیدا
شدن مجدد دیگر معلوم گردد۔ لہذا آنحضرت رضی اللہ عنہ
در سن یک ہزار و دو صد و نود و چہار اظہار کردہ کہ بود مجدد
دیگر پیدا وار آمدہ است۔ آگاہ ظہور او چند مدت باقی ماندہ
در نظر این فقیر شاید کہ آن مدت شش سال بودہ باشد و
او مجدد صدی چہاردہم باشد۔ چنانکہ حضرت ایشان
مجدد صدی سیزدہم بودند رضی اللہ تعالے و ارضاہ
انتہی۔ الحال بایقین الیقین بظہور پیوست کہ پیشگوئی
مذکورہ در بارہ حضرت امام الزمان حضرت مرزا جی قادیان
سلمہ الرحمن وارد شدہ است۔ زیرا کہ علامات و صفات
کہ متعلق بولی اللہ باید بود شاید بہ تمامہا بوجود پر جود مبارک
ایشان موجود شدہ است۔ اولاً از انجملہ وصف علم و عمل
است۔ تحمل و سخا و جہد و تقوی است۔ مجدد یعنی آنکہ
بدیگر معاصران زمان نبودہ باشد۔ چنانچہ در حق ایشان
از ملاحظہ مقابلہ و موازنہ ظاہر است۔ ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

دوم آنکہ - در آغاز صدی چہاردہم دعوے امامت و ملامت
من اللہ کردہ اند مطابق حدیث شریف ان اللہ یبعث
لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من
یجدد لہا دینہا۔ واللہ در ظہور پیشگوئی حدیث شریف
توقف آید۔ چرا کہ ہیچ کسے دیگر تا ہنوز دعوے تجدید نہ
کردہ است کہ مطابق سنت نبوی باشد و بحالات او
تذکرہ پیروی کردہ آید۔ تاکہ پیش نظر ما یان اند غدار و
سارقان جو فروش گندم نمایان محض مدعیان دو دکانداران
اند۔ طالب حق نیستند۔ طالب دنیا موقت و طالب عقبی
مخنث و طالب مولی مذکر۔ نزد ایشان خاطر تسلی بگردد۔

تسکین و ذوق حاصل نہ آید۔ لاجرم بر ما یان و بر جملہ مسلمانان لازم
و فرض است۔ (من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان) کہ در اتباع و اقتدا
حضرت مرزا صاحب کہ متمسک بالقرآن و حدیث اند متمسک
شویم۔ تاکہ بحجۃ اللہ باشیم کہ در حقیقت اتباع و اقتدائے
آن سرور کائنات رسالت مآب جناب محمد مصطفے احمد مجتبی صلعم
و صحابہ کرام و جملہ عظام است رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین۔ و پیش
ازین بندہ بحیرت گرفتہ بود و بہ غلطی فحش پیوستہ بے فائدہ در پے
تکذیب و تخریب عقائد مصفا سنیہ ایشان سعی نمودہ خلاف مرزیدہ
است۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ استغفر اللہ تعالے من
خلاف اولیاء اللہ تعالے۔ استغفر اللہ تعالے ربی من کل ذنب
و اتوب الیہ و اسئلہ التوبہ۔ اللہم اغفر ذنوبی ظاہرہا
و باطنہا اللہم نور قلبی و ظاہری و باطنی بنور معرفتک
برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

تابعدار خاکسار مولوی عبد الغفور ساکن ہری پور ضلع ہزارہ

سوانح آں حضرت صلعم

لاہور سے ایک مکرم دوست اطلاع دیتے ہیں کہ کل بروز منگل
بارہ وفات کی تقریب پر اور واسطے فائدہ مخلوق خدا باشندگان لاہور
بڑی دھوم دہام سے احمدیہ بلڈنگس پر (یعنی جہاں ہمارے خواجہ صاحب کے
مکانات ہیں) لکچر ہوا۔ میدان بہت کہلا تہا اور خوب سامان شامیانہ
وغیرہ سے آراستہ تہا۔ اشتہار بہی شہر میں خوب دیدیا گیا تہا حضور کی
تصنیف کردہ نعت کو بہائی عبد العزیز پسر میاں چراغدین صاحب نے
اور بہائی غلام محمد صاحب نے پڑہا اور مولوی صدر الدین صاحب نے
بڑے جوش سے اور خلوص نیت سے الحمد شریف کی تفسیر کی اور
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے حالات بیان کئے
اور پہر بہائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بڑے عمدہ طور سے
رسول اللہ صلعم کی سوانح کو لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ حاضرین
میں ہندو و مسلمان۔ بہ ہمہ سب شامل تہے اور جو رئیس لوگ کہ ہو
سکتے تہے سب تشریف لائے ہوئے تہے سب نے بڑے آرام سے اور
بڑے غور سے ان نئے طرز و طریق پر وعظ کرنیوالے نوجوانوں کے
پر اثر تقریروں کو سنا اور عش عش کرتے ہوئے واپس گئے۔
دوسرے اخباروں میں بہی اس جلسہ کا چرچا ہوا ہے اور عام طور سے اسے پسند کیا گیا
چنانچہ وطن میں لکھا ہے "لاہور میں اس عظیم الشان یادگار کا معقول انتظام
نہ ہونے پر جسقدر افسوس تھا۔ اتنی ہی مسرت اس بات سے ہوئی کہ ۱۴ اپریل
مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے خواجہ کمال الدین صاحب
وکیل ہائیکورٹ کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ نمایاں موقع پر کیا گیا اور لایق اصحاب نے
سیرۃ الرسول صلعم اور آپکے فضائل و محامد سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ امید ہے
کہ لاہور میں آئندہ اکثر اصحاب ایسی پاک یادگار کو تازہ کرنیکا اہتمام فرمائینگے۔ صدائے ہند نے بھی ایسی ہی رائے دی ہے۔ (ایڈیٹر) واقعی یہ نہایت ضروری ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم کے سوانح و حالات سے عام لوگوں کو پورے طور سے آگاہ کیا جائے غیر مسلموں کا کیا گلہ کیا جائے خود مسلمانوں کا اکثر حصہ اپنے پیارے نبی کے
حالات سے بالکل بیخبر ہے۔ الیسو غافلوں کو جب معلوم ہوگا کہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کے ہمپر کیا کیا احسان ہیں تو بے اختیار درود پڑھنے کو جی چاہیگا ... ہی دردوں کی فلاسفی ہے مگر اس قسم کے جلسوں کے لئے ایک خاص روز مثلاً ماہ وفات ہی ہمیشہ کیلئے مقرر کرنا میری رائے میں ٹھیک نہیں۔

---

۱ حضرت صاحب کوٹھہ شریف مراد است ۲ مصنف کتاب مراد است۔ ۳ حضرت صاحب کوٹھہ شریف مراد است ۴ کاتب الحروف مراد است۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

۲ - خیر و خوبی کا نشان

۳ - میری مرادیں پوری ہوئیں

۲۶ - اپریل ۱۹۰۸ء

بوقت چار بجے صبح

۱ - مباش ایمن از بازیٔ روزگار

تازہ حالات

جمعہ گذشتہ کو مولانا احسن نے یھب لمن یشاء اناثاً ویھب لمن یشاء الذکور۔ او یزوجھم ذکراناً واناثاً ویجعل من یشاء عقیماً۔ انہ علیم قدیر پر پڑھا۔ دراصل ایسے خطبات سننے ہی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تاہم خلاصہ میں پیش کر دیا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ایک معنے تو ظاہر ہیں دوسرے بطن قرآنی کے لحاظ سے اشارہ اسطرف بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکیاں دیگئیں۔ اور مسیح موعود کو ذکور و اناث دونوں۔ اور پیر محی الدین ابن عربی کے اس مشہور کشف کی تطبیق ان آیات سے کی جسمیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ ایک لڑکی بھی توأم پیدا ہوگی پھر اس کے بعد عقم کا دور آئیگا۔ یعنی کوئی انسان کامل پیدا نہ ہوگا۔

ڈیپوٹیشن کا تیسرا دورہ ایڈیٹر کی تعطیلات میں بجانب گوجرات۔ وزیرآباد۔ جموں۔ سیالکوٹ ہوا۔ کل چندہ سات ہزار سات سو چھبیس روپے ہوا جسمیں پانچہزار تین سو روپے قابل وصول ہیں۔

میرے آقا میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۷ - اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لیگئے۔ مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو۔ چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل تھی اس لیے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے پسند نہیں فرمایا کہ آپ کے ساتھ کوئی جائے۔

مکتوب المسیح

مکرم مولوی امام الدین صاحب گولیکی نے مفصلہ ذیل رقعہ حضور رسالتمآب کی خدمت میں پیش کیا تھا جو معہ جواب شائع کیا جاتا ہے امید ہے کہ ناظرین اس سے خاص مسرت حاصل کرینگے۔

یا مسیح الحق عدوانا فحسن بالالیم
انّنی من سوء عمادانی بامراض سقیم
نفسی الامارۃ السوء تغلبنی بسوء
قلبی المغلوب یعمی عن صراط مستقیم
یک نظر از رحمتے فرما بحال زارمن
رستگاری یابم از بد عادت طبع لئیم
در حضور قادر غفار رحمان العباد
دست بردار ی دعا از بہر این عاجز اثیم
ناتوان را دہ توانائی بہمت از دعا
تاکہ باشم صالح صادق بافضال رحیم
نورے از عشق دل افروزم ہو اسوزم بخش
رستہ بہ ظلمتہا سے نیر نور عظیم
مدتے بشتافتم در جستجوئے مرد حق
تا ترا بشناختم مہدی مسیحائے کریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

نصیحت اس سے بڑھکر اور کیا نصیحت ہو سکتی ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو مجھ سے ڈرتے اور میرے احکام پر چلتے ہیں یعنی وہ جو صرف بدی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ بدی کو ترک کر کے نیک اعمال بھی بجالاتے ہیں۔ سو خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ میں پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہوں اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسے لوگ مورد مراحم اور الطاف اور فیوض الٰہیہ ہیں جس شخص کے ساتھ صرف چراغ ہو۔ اس کی راہ کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ پس جس کے ساتھ خدا ہو وہ کیونکر تاریکی میں رہ سکتا ہے۔ مگر تقوی شعاری اور نیکوکاری بھی ا[illegible] ہے۔ درحقیقت ایک موت ہے اور یہ مرتبہ کر[illegible] دعا اور کثرت استغفار سے میسر آ سکتا ہے۔ پھر بھی خدا کا فضل شرط ہے۔ بجز فضل کے نہ دنیا درست ہو سکتی ہے اور نہ زبان اور نہ دل فضل ہر ایک توفیق کی جڑ ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

نمبر ۲۔ حضور کی خدمت میں درخواست کیگئی کہ چند کلمات دعائیہ لکھدیں جو موجب برکت ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میاں احمد دین بہت استغفار پڑھتے رہیں یعنے اس قدر کہ استغفر اللّٰہ ربّی من کل ذنب واتوب الیہ۔

اور یہ دعا بہت پڑہیں

یاحیّ یا قیوم برحمتک استغیث

اور اپنی زبان میں بھی گناہوں کی معافی چاہتے رہیں۔

والسلام۔ میرزا غلام احمد

بقایا دار توجہ کریں

بدر فنڈ کی حالت نہایت نازک ہے۔ ہر خریدار بدر مہربانی سے اپنے ذمگی واجب الادا چندے کو ادا کرنیکی طرف توجہ فرمائے۔

جن اصحاب نے وی۔پی واپس فرمائے تھے وہ بھی از خود قیمت سالانہ بھیجدیں اور جن سے ابھی مطالبہ نہیں ہوا [illegible]

مکرمی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایکسال کی فرلو پر قادیان میں تشریف فرما ہیں۔ یہ رخصت انکو اپنی ناسازی طبع کیوجہ سے لینی پڑی جہاں دار الامان کی آب و ہوا انکی جسمانی و روحانی صحت کے لئے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

۲ خیر و خوبی کا نشان

۳ - میری مرادیں پوری ہوئیں

۲۶ - اپریل ۱۹۰۸ء

بوقت چار بجے صبح

۱ - مباش ایمن از بازیٔ روزگار

تازہ حالات

جمعہ گذشتہ کو مولانا احسن نے یھب لمن یشاء اناثاً و یھب لمن یشاء الذکور - او یزوجھم ذکراناً و اناثاً و یجعل من یشاء عقیماً - انہ علیم قدیر پر پڑھا - دراصل ایسے خطبات سننے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن تاہم خلاصہ میں پیش کر دیا کرتا ہوں - فرمایا کہ ایک معنے تو ظاہر ہیں دوسرے بطن قرآنی کے لحاظ سے اشارہ اسطرف بھی ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکیاں دیگئیں - اور مسیح موعود کو ذکور و اناث دونو - اور پھر محی الدین ابن عربی کے اس مشہور کشف کی تطبیق ان آیات سے کی جسمیں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ ایک لڑکی بھی توأم پیدا ہوگی پھر اس کے بعد عقم کا دور آئیگا۔ یعنی کوئی انسان کامل پیدا نہ ہوگا۔

ڈیپوٹیشن کا تیسرا دورہ ایسٹر کی تعطیلات میں بجانب گوجرات - وزیرآباد - جموں - سیالکوٹ ہوا۔ کل چندہ سات ہزار سات سو چھبیس روپے ہوا۔ جسمیں پانچہزار تین سو روپے قابل وصول ہیں۔

میرے آقا میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۷ - اپریل کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لیگئے - مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو - چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں - حضور نے پسند نہیں فرمایا کہ آپ کے ساتھ کوئی جائے۔

مکتوب المسیح

مکرم مولوی امام الدین صاحب گولیکی نے مفصلہ ذیل رقعہ حضور رسالتمآب کی خدمت میں پیش کیا تھا جو مع جواب شائع کیا جاتا ہے امید ہے کہ ناظرین اس سے خاص مسرت حاصل کرینگے۔

یا مسیح الحق عدوانا فحسن بالالیم
اننی من سوء عاداتی بامراض سقیم
نفسی الامارۃ السوء تغلبنی بسوء
قلبی المغلوب یعمی عن صراط مستقیم
یک نظر از رحمتے فرما بحال زار من
رستگاری یابم از بد عادت طبع لئیم
در حضور قادر غفار رحمان العباد
دست بردار ی دعا را بہر این عاجز اثیم
ناتوان را دہ توانائی بہمت از دعا
تا کہ باشم صالح صادق با فضال رحیم
نورے از عشق دل افروزم ہوا سوزم بنجش
رحمتے بر ظلمتم اے نیر نور عظیم
مدتے بشتافتم در جستجوئے مرد حق
تا ترا بشناختم مہدی مسیحائے کریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

نصیحت اس سے بڑھکر اور کیا نصیحت ہو سکتی ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ - ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جو مجھ سے ڈرتے اور میرے احکام پر چلتے ہیں یعنی وہ جو صرف بدی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ بدی کو ترک کرکے نیک اعمال بھی بجا لاتے ہیں - سو خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ میں پرہیزگاروں اور نکوکاروں کے ساتھ ہوں اس کے یہ معنے ہیں کہ ایسے لوگ مورد مراحم اور الطاف اور فیوض الٰہیہ ہیں جس شخص کے ساتھ صرف چراغ ہو - اس کی راہ کی تاریکی دور ہو جاتی ہے - پس جس کے ساتھ خدا ہو وہ کیونکر تاریکی میں رہ سکتا ہے - مگر تقویٰ شعاری اور نکوکاری بھی ا[illegible] ہے - درحقیقت ایک موت ہے اور یہ مرتبہ [illegible] دعا اور کثرت استغفار سے میسر آ سکتا ہے - پھر بھی خدا کا فضل شرط ہے - بجز فضل کے نہ دنیا درست ہو سکتی ہے اور نہ زبان اور نہ دل فضل ہر ایک توفیق کی جڑ ہے - والسلام

میرزا غلام احمد

ضمیمہ ۲ - حضور کی خدمت میں درخواست کیگئی کہ چند کلمات دعائیہ لکھدیں جو موجب برکت ہوں -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میاں احمد دین بہت استغفار پڑھتے رہیں یعنے اس قدر کہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ -

اور یہ دعا بہت پڑھیں

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

اور اپنی زبان میں بھی گناہوں کی معافی چاہتے رہیں -

والسلام - میرزا غلام احمد

بقایا دار توجہ کریں

بدر فنڈ کی حالت نہایت نازک ہے - ہر خریدار بدر مہربانی سے اپنے ذمگی واجب الادا چندے کو ادا کرنیکی طرف توجہ فرمائے -

جن اصحاب نے وی - پی سو اپس فرمائے تھے وہ بھی ازخود قیمت سالانہ بھیجیں اور جن سے ابھی مطالبہ نہیں ہوا

مکرمی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایکسال کی فرلو پر قادیان میں تشریف فرما ہیں یہ رخصت انکو اپنی ناسازی طبع کیوجہ سے لینی پڑی جہاں دار الامان کی آب و ہوا ان کی جسمانی صحت کیلئے اچھی ہوگی وہاں ان کا قیام قادیان میں قوم کیلئے بہت ہی فائدہ دینے والی بات ہے۔

جلسہ انجمن حمایت الاسلام لاہور

مجھے انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ایک دلچسپی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس میں سربرآوردہ علماء و فضلاء و امراء و شعراء و فقراء کا مجمع ہو جاتا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان بھی کم و بیش جمع ہو جاتے ہیں اس لئے اسلام کی خاص و عام حالت کے موازنہ کا خوب موقعہ مل جاتا ہے۔ جو لوگ کہا کرتے ہیں ہمارے پاس قرآن مجید ہے احادیث ہیں۔ اقوال فقہا ہیں۔ مرزا صاحب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ایسے جلسوں کو اس نکتہ خیال سے دیکھا کریں تا ان کو معلوم ہو۔ کہ آجکل مصلحان قوم علماء و صوفیاء کا مذاق کیا ہے اور عوام الناس کس چیز کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اگر دو گھنٹے بھی وہاں تشریف رکھیں تو صاف معلوم ہوگا کہ کوئی علمی یا فلسفیانہ مضمون وہی پڑھیگا جسکی شامت آ گئی ہو۔ بس کوئی سے ہی گا نہیں بلکہ شرم دلانیوالی تالیوں کی آواز سے اس کو بیٹھنے پر مجبور کیا جائے گا ہاں کوئی خوش آواز ہو۔ تقریر میں نمک مرچ لگا کر ہنسا دینے والی باتیں کہہ سکتا ہو تو پھر نعرہ ہائے مسرت اٹھیں گے اگر اس فن میں طاق نہیں تو پھر اپنی عزت کا اسے خود خیال رکھ لینا چاہیئے۔ ان باتوں سے مجبور ہو کر یا بتقاضائے فطرت لکچرار بھی اسی رنگ میں رنگین ہو گئے ہیں۔ یہ دیکھ کر ایک ہمدرد قوم شخص کے دل کو کیسی چوٹ لگتی ہے یہ کچھ میرا ہی دل جانتا ہے۔ خیر یہ تو درد دل کی بات تھی۔ جو بے اختیار منہ سے نکل گئی۔ اب میں اصل مطلب پر آتا ہوں سب سے پہلے دن خوب رونق ہوا کرتی ہے اور پنجابی محاورہ کے لحاظ سے یوں کہئے۔ کہ اس روز جلسہ کا بڑا زور ہوتا ہے۔ لائق لائق لیکچرار اور بڑے بڑے شاعر اسی دن اپنی تقریروں اور نظموں سے چندہ وصول کرتے ہیں۔ اس دفعہ کوئی وہ آدمی نہیں آیا۔ جسے نگاہیں ڈھونڈا کرتی ہے۔ مولوی نذیر احمد خان صاحب دہلوی بھی جلسہ کے جزو لاینفک تھے۔ وہ بھی نہیں آئے۔ نواب فتح علی خان صاحب قزلباش بھی تشریف نہ لائے۔ اس کے علاوہ نو تعلیم یافتہ طالب اصلاح پارٹی کا تو کوئی فرد بھی شامل نہ تھا۔ یہ بھی سنا گیا۔ بلکہ عملاً اس کا اثر بھی دیکھ لیا۔ کہ بعض لیکچراروں اور شاعروں کو اصلاح پارٹی کے بعض جوشیلے اصحاب نے روک لیا۔ چنانچہ حکیم امین الدین صاحب جن کے تاریخی لکچر سننے کا ہر نکتہ رس کان مشتاق ہوتا ہے اور ایسا ہی احمد حسین خان بی۔ اے بھی روک لیئے گئے ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ یہ صاحبان اپنی مرضی سے نہیں آئے یا ان کو نہ آنے پر مجبور کیا گیا بہر حال اگر قول آخر الذکر صحیح ہے۔ تو میرے خیال میں یہ کوئی قابل تعریف کام نہیں بلکہ جیسا کہ وہ جلسہ سے الگ رہے اور کوئی فساد و غیرہ نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ ایسی باتوں سے بھی الگ رہتے۔ تو یہ ہر کوئی مان جاتا۔ کہ واقعی یہ پارٹی اصول کی تابع ہے۔ جلسہ میں غیر معمولی طور سے چند کنسٹبل بھی نظر آتے تھے۔ جو غالباً حفظ ماتقدم کے طور پر تھے۔ خیر باوجود اس کے کہ کئی مہینوں سے انجمن کے خلاف لکھا جا رہا ہے پھر بھی جلسہ بارونق تھا اور چندے کے لحاظ سے (جو ایسے جلسوں کا مدعا ہوا کرتا ہے) اچھی کامیابی ہوئی۔ ابتداء پہلے عبدالمجید صاحب پلیڈر کے لڑکے محمود نے ایک نظم قرآن زندہ معجزہ ہے پڑھی جسکے ایک دو شعر یہ ہیں۔

یہ زندہ معجزہ ہے سرتاج انبیاء کا
ایسی کتاب جامع کوئی ہمیں دکھادے
فأتوا بمثل ہذا کھلا ہے دعوےٰ
پھر بھی ہو جسکو شکوہ اک سطر ہی سنادے

اس کے بعد اس کے والد نے نظم پڑھی جو لگے سالوں کی طرح موثر تھی۔

مولوی سید علی حائری رئیس شیعہ کا جلسہ میں آنا خاص طور سے قابل ذکر ہے۔

آپ نے کرسی پر بیٹھ کر کچھ عجب انداز سے اپنا وعظ شروع کیا۔ پہلے ایک عربی خطبہ پڑھا چونکہ شیعہ حضرات کو ایسے خطبے بہت یاد ہوتے ہیں۔ پس اس کے الفاظ پڑھنے والے کے تبحر علمی کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے آپ اس خطبہ میں تبرا بھی کہہ گئے اور لعنت اللہ علی جاہلیہم ومعاندیہم کہتے ہوئے چوٹ کر گئے مگر آہ! مجھے رونا آتا ہے۔ عام اسلامیوں کی حالت پر انہیں سے بعض تو یہ کہہ رہے تھے۔ حائری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بعض کا خیال تھا صحابہ کرام کی تعریف کر رہے ہیں منجملہ اس وقت مجھے علامہ نورالدین کے رقت انگیز کلمات جو وہ مسلمانوں میں سے عربی زبان اٹھ جانے کے متعلق فرمایا کرتے ہیں یاد آئے اور میں نے کہا بیشک قوم پسچ کہتا ہے۔ عربی زبان سے ایسی جہالت کہ قرآن اور غیر قرآن میں تمیز نہ ہو سکے اور پھر کوئی ان پر تبرا کر رہا ہو اور وہ سبحان اللہ کے نعرے بلند کر رہے ہوں۔ ماتم کا مقام ہے اس کے بعد آپ نے درود پڑھنے کا ارشاد کیا اور فرمایا کہ بلند آواز یہاں تک کہ آواز قبر رسول تک پہنچے۔ پھر اس حکم کی فلاسفی سوا اس کے سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ واعظ کو کچھ سوچنے اور دم لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ بات واقعی درد دل سے ہو تو پھر بلند آوازی کی تاکید کی ضرورت کیا اور آپ ہمنوائی سے پہلو تہی کیوں ہو یعنی دوسروں سے یہ کہنا کہ ہاں د د د پڑھو اور خود خاموش ہو جانا اور مزے سے چائے یا پانی اڑانا۔ افسوس مسلمانوں نے درود کے معنے نہیں سمجھے۔ اس کے بعد آپ نے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا آیت پڑھی اور کہا کہ میں متفق علیہ روایات سے بیان کروں گا جو کچھ کروں گا۔ اور حدیث ثقلین پڑھی۔

اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کتاب اللہ سے متمسک رہنا اور دوسرا عترت و آل رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور اس طرز میں اہل سنت پر چوٹ کی۔ حالانکہ وہ گریبان میں موہنہ ڈالکر دیکھتے تو ان پر کھل جاتا کہ مسلمانوں کا کونسا فرقہ ہے جو سرے سے کتاب اللہ ہی نہیں رکھتے بلکہ ان کا قرآن مجید غار میں مدفون ہے اور جو ہے اسمیں ترتیب و بقول بعض الفاظ کے لحاظ سے بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے اس لئے اسے بیاض عثمانی کہا جاتا ہے۔ پھر آل و عترت نبوی سے اگر یہی تمسک ہے کہ ہر سال ان کو پیٹا جائے۔ اور ان کے ایسے حالات جو کسی شریف برگزیدہ تو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ عام جلسوں میں بیان کئے جائیں۔ تو اس تمسک و اعتصام کو دور ہی سے سلام ہو۔ پھر آیت کی نسبت تفسیر شروع ہوئی اور بڑے دعوے سے کہا کہ میں بتاؤنگا۔ واعتصموا کیا صیغہ ہے۔ امر وجوب کے لئے ہے یا نہیں اور حبل اللہ سے کیا مراد ہے اور حبل کا لفظ کیوں لایا گیا اور پھر اس کے ساتھ جمیعاً کیوں ہے گویا اس قدر باتیں کہیں۔ کہ میں نے کہا کہ آج ایک شیعہ سے بھی خلاف معمول قرآنی معارف سنے جا سکینگے۔ مگر دیکھئے کہ یہ سب کچھ کہہ کر جب ان کی تفصیل کا موقعہ آیا۔ تو کہہ دیا۔ کہ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے گرمی ہے اور سطح دہ

وقت گذار دیا اور پھر دیر تک ممبر پر بیٹھے رہے آپ کی زبان سے خلفاء راشدین کا لفظ اہل سنت کو ... بہت کچھ دھوکے میں ڈالتا تھا کیونکہ اون کے ساتھ طیبین طاہرین جانشین خاتم النبیین کی قید کو خاص لوگ ہی سمجھتے تھے اس کے بعد چند کلمات دعائیہ عربی میں شروع کئے اور حاضرین کو آمین کی تاکید کی۔ اس وقت لڑکوں کی مہارنی مجھے یاد آگئی۔ افسوس مسلمان دعا کے معنے بھی بھول گئے۔ دُعا ایک دردمند دل کی عاجزانہ درخواست کا نام ہے جس کے لئے مقفی لفظ غیر موزون ہوتے ہیں اور پھر اس تمسخر آمیز ترتیب سے انہیں ادا کرنا نہایت قبیح

انجمن اگر مختلف فرقہائے اسلام کے علماء کو بلانے پر تیار ہے۔ اور سید علی حائری کا بلانا نواب صاحب کی مہربانی حاصل کرنے کے لئے نہیں تھا۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ آئندہ سال کسی احمدی عالم کو بھی وعظ کا موقعہ دے تا اسلامی دنیا کو دکھایا جا سکے۔ کہ قرآنی معارف وحقائق کے کیا معنے ہیں۔

اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کی نسبت بعد میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ لاہور کے مولوی فضل الدین ہیں۔ اونہوں نے واعظانہ رنگ اختیار کیا اور دو قصے بیان کئے ہیں جوں جوں اون کو سنتا جاتا تھا سن ہوتا جاتا اور بار بار اون کے منہ کیطرف دیکھتا کہ آدمی تو معقول ہیں مگر یہ کیا میرے کان میں آواز پہونچ رہی ہے۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ شاید آجکل کے واعظوں کا قول بیان کر رہے ہیں مگر بعد میں معلوم ہوا۔ کہ نہیں وہ خود کہتے ہیں۔ بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ آرد وگوشت کم تھا۔ بڑے بھائی نے چھوٹے کو ذبح کیا (اس کے متعلق دو خیال ہیں۔ ایک تو بکری کو ذبح کرتے دیکھ کر نادانی دوم لطیفہ دعوت) اور پھر دوسرا کوٹھے سے گر کر مرگیا۔ دونوں کو نیکبخت جورو نے چادر میں لپیٹ دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کہاں ہیں ہم ان کے بغیر روٹی نہ کھائینگے ماں نے کہا وہ کھیلنے گئے ہیں (جھوٹ بولا) آخر باپ کے اصرار سے ماں نے کہا۔ اندر جاکر دیکھو تو انہیں مردہ پایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کو زندہ کیا۔ دوم ایک یہودی کی اندھی آنکھ میں خاک قدم نبوی ڈالی گئی۔ تو وہ بینا بنگیا۔ بعد میں جب معلوم ہوا۔ کہ یہ تو اس نبی کے قدموں کی مٹی ہے تو نکلے ہو نکلے مگر کچھ اثر نہ ہوتا۔ برابر بینا رہا۔ کیونکہ اس میں نبی کے قدموں کی خاک پڑ چکی تھی۔

کیا ہر ایک ناممکن بات کا معجزہ کے بہانہ سے ذکر کر دینا جائز ہے اور اسلام میں یہی خوبی ہے جو مثال کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ کہ چند مضحکہ خیز روایات پیش کر دی جاویں۔ اور کوئی ایسا مسلمہ تاریخی واقعہ نہیں رہا۔ جو پیش کیا جا سکے۔

پروفیسر دل محمد نے ایک نظم پڑھی۔ ان کی نظم اچھی ہوتی ہے مگر اس دفعہ تیاری کا موقعہ نہ ملنے سے وہ کچھ ایسی پسندیدہ نہیں کہی جا سکتی۔ طالب اصلاح پارٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

یارب یہ ہوا کیا ہے کہ دو دل نہیں ملتے
اک دوسرے سے جوں لب ساحل نہیں ملتے
ملتے بھی ہیں گر پھول سے کھل کھل نہیں ملتے
ایسی ہے ہوا گل سے عنادل نہیں ملتے
ان راہنماؤں سے تو دل تنگ ہے ہو لی
آپس ہی میں جب ان کے بڑی جنگ ہو لی

ایک اور شعر ہے۔

یہ خود غرضی باعث ذلت تو نہیں ہے
ہر لب پہ ہے نفسی یہ قیامت تو نہیں ہے

خواجہ عبد الصمد ککڑو اپنے ذوق میں محو ہونا اور سامعین کا اون پر ہنسنا اکثر حاضرین کے لئے لطف خیز اور میرے لئے رقت انگیز نظارہ تھا۔ نماز عصر سب کو بھول گئی اور جلسہ کا وقت سترہ کے ۱ بجے کے قریب پڑھا گئی۔ یہ بھی اسلئے کہ احکام نبوی جو جمع وغیرہ کے متعلق ہیں اون کی پرواہ نہیں کی جاتی۔

عبد الرحمن شمس امرتسری نے پردہ پر نظم پڑھی۔ نظم اچھی تھی۔ مگر مضمون پردہ اس جلسہ کے کیا مناسب حال تھا۔ یہ عروس معنی ابھی تک پردہ ہی میں ہے۔

تفسیر القرآن

بدر کے کسی گذشتہ پرچہ میں ہم نے معزز احباب کو اس تفسیر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو ہمارے مکرم حقائق آگاہ مولانا سید محمد سرور شاہ ایدہ اللہ لکھ رہے ہیں۔ اور جو اب سہ ماہی بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتی ہے۔ آج کے اخبار میں پھر اس کے متعلق تحریک کی جاتی ہے۔ کہ اے تشنہ کامان آب حیات قرآنی جلد دوڑو۔ اور جلد اپنے تئیں سیراب کرو مجھے رہ رہ کر تعجب آتا ہے۔ کہ احمدی جو قرآنی معارف سننے کے لئے ہر وقت بیتاب رہتے ہیں اس تفسیر کے ساتھ کیوں دلچسپی نہیں دکھلاتے زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کئی حضرات اس کے شائع ہونے سے اب تک بے خبر ہیں میں بڑے زور کے ساتھ ہر ایک بھائی اور بدر کے خریدار کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور ضمیمہ ریویو اپنے نام جاری کرالے تا اسے معلوم ہو کہ قرآنی مضامین کس قدر لطیف ہوتے ہیں میرے لئے تو رہ سچ کہتا ہوں اور تہ دل سے کہتا ہوں تمام جہانوں کی لذتوں سے بڑھکر اگر کوئی لذت ہے۔ اس تفسیر میں ہے۔ واللہ زبان چٹخارے لے کر رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لائق مفسر کو توفیق دے کہ وہ اپنی زندگی میں اس تفسیر کو ختم کر سکیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر اس ضمیمہ کے آٹھ سو خریدار بھی مستقل طور سے پیدا ہو جائیں تو میں مینیجر صاحب ریویو کو مجبور کروں کہ وہ بجائے سہ ماہی کے ماہوار اس کو علیحدہ نکالیں اور اس طرح یہ بہت جلد شائع ہو سکیگی۔ اس گذارش کی طرف احباب کی فوری و پُرجوش توجہ درکار ہے۔ کیونکہ موجودہ صورت طبع تفسیر سے تو مفسر کا گلا گھونٹ دیا ہے اور یہ مجھے اخیر میں تو کسی گنتی میں نہیں کسی صاحب ذوق سلیم کو پسند نہیں۔ میں ایک پھر اس تفسیر کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوا درخواست کرتا ہوں اور منتظر ہوں۔ کہ میرے بھائی اس کے متعلق کیا کارروائی کرتے ہیں۔ مخدومی مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں بھی عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ وہ اس تفسیر کو عام ہاتھوں میں پہنچانے اور وسیع پیمانہ پر زیادہ حجم کے ساتھ چھپوانے اور جلد شائع کروانے کے تدابیر کیطرف اپنی علمی اور قیمتی وقت کا کچھ حصہ خرچ کریں۔

انتخاب الاخبار

علی گڈھ کالج مین لارڈ منٹو کے نام پر نیا بورڈنگ ہوس بنے گا۔ راجہ محمود آباد نے دس ہزار روپیہ دیا۔

لہر یا سرائے مین سخت آتش زدگی سے دو ہزار مکانات جل گئے۔ ۴۰۰۰۰ لاکھ کا عظیم نقصان ہوا۔ تین بچے بھی ضائع ہو گئے۔ چینگ پورہ دہلی کے جین مندر [?] پر بھی عظیم آتش زدگی ہوئی۔

بنگال مین چلتی ٹرین پر چوریان بڑھتی جاتی ہین ایک صندوق بارہ ہزار نقد لے گئے۔

ہند مین سررشتہ تار کی مشکلات مٹ گئین تمام مستعفی سگنیلر واپس لئے گئے وہ ۵۰۰ تہے۔

تجارت تبت کی حفاظت کیلئے گیانسی مین پچاس برٹش سپاہی رہین گے جو دو سال کیلئے۔

سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب افسوس کہ فوت ہو گئے ابھی عہدہ مدار المہام سے مستعفی ہوئے تہے۔ بدہ وار سوا نو بجے صبح کو مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا بعد ۳۶ گھنٹہ تک بیہوش تہے۔ ڈاکٹر برنٹ اور آپ کی برادر زادی اوس وقت پاس تھین۔ دل کی حرکت دفعتاً رک گئی تھی۔ آپ بلمونٹ (سکاٹلینڈ) مین اپنی اہلیہ کے پاس دفن کئے جائینگے یہی اون کی خواہش تہی۔ تمام لنڈن کے پولیٹکل حلقون مین ماتمی ہمدردی عالمگیر ہے۔ بیشمار جھنڈے سرنگون پائے گئے۔

صوبہ قفقاز [?] کے روسی وایسرائے نے دو سالم ڈویژن فوج کو سرحد ایران پر جمع ہونے کا حکم دیا ہے۔

آسٹریلیا کے حادثہ ریلوے مین ۴۰ مسافر زخمی ہوئے ان مین بھی پانچ کا بچنا مشکل نظر آتا ہے۔

روس مین ۴ گذشتہ ماہ کے عرصہ مین ایک لاکھ ۴۰ ہزار ریوالور مشتبہ لوگون سے ضبط کی گئین۔

مس فلارنس نائٹنگیل پہلی لیڈی ہین جنکو شہر لنڈن کی آزادی کا اعزاز ملنے والا ہے۔

امریکہ مین فاصلہ ۲۰۰۰ میل کی گھوڑ دوڑ ہو رہی [?] ہین گے پندرہ ہزار کی بازی۔ واشنگٹن سے فرانسسکو تک ہے۔

نیویارک سے ۳۵ لاکھ ڈالر کا سونا یورپ کو بھیجا گیا۔ امریکن مالی حالت سنبھل گئی ہے۔

کابل کی خبر ہے کہ حضور امیر صاحب بہت بیمار ہین۔ حتی کہ انتظامی کاروبار مین حصہ نہین لے سکتے۔

ان تمام نواحون مین ملاؤن کے وعظ ہو رہے ہین انگریزی فوجون مین بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

کارخانہ کابل کی بہت رفلین اور کارتوس جلال آباد مین سر عام فروخت کرتے ہین اور خریدی جاتی ہین۔

افغانی فوج کے کئی ایک سپاہی بھی اپنے ہتھیار وغیرہ ساتھ لیکر چلے جاتے ہین کہ مومندیون کی مدد کرین۔

مومندی لشکری مٹفورڈ اور مارٹینی رفلون سے مسلح ہین برٹش فوج کے ساتھ دو تین مقابلے بھی پیش آئے

اخبار جگانتر کلکتہ کے پرنٹر کا مقدمہ ۲۷ اپریل کو پیش ہوگا۔ پانچہزار کی ضمانت ہے۔

لاہور مین ریلوے بوکنگ آفس مین ایک جعلی سا درین [?] پائی گئی نقل مطابق اصل ہے۔

خلیج فارس مین متصل ساحل مکران ایک دیسی کشتی پر ۵۰۰ ناجائز رفلین ضبط کی گئین۔

ترمبلگری [?] مین ایک فوجی گورہ نے خودکشی کی کلکتہ مین دو فوجی گورے بجرم چوری پکڑے گئے۔

امریکن مجلس سینٹ نے اوس معاہدہ پنچایتی پر دستخط کر دئے جو برطانیہ اور سپین کے ساتھ کیا گیا۔

اخجومہ [?] نام برٹش دخانی جہاز جو ۱۹۰۵ء مین غرق کیا گیا تھا روس نے اوس کا معاوضہ دینا منظور کیا۔ ٹیریک نام روسی جنگی جہاز نے اس کو غرق کیا تھا۔ ایک لاکھ ۱۳ ہزار ۴۰۰ پونڈ بطور معاوضہ دینگے۔

سڈنی مین چینی لوگ امریکن کیطرح جاپانی جہازون کو بھی بزور بائیکاٹ کر رہے ہین۔

پادا ٹامارو [?] نام جاپانی جہاز سے روانہ ہوا لیکن کوئی چینی مسافر یا مال اسپر سوار نہین ہوا۔

موضع کھونگل امرتسر مین ۷ ماہ مقدمہ متعلق اذان چلنے کے بعد فیصلہ ہوا کہ مسجد مین پانچوقت حسب منشا اذان دو۔

زلزلہ۔ اس مضمون کے بہت سے خطوط دفتر مین وصول ہوئے ہین۔ شب جمعہ درمیان ۱۲ و ۱۳ ماہ اپریل ۱۹۰۶ء بوقت ۱۰½ بجے رات کے زلزلہ دیر تک رہا۔

قصبہ تمبہ [?] علاقہ تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان مین ۳۰ اپریل گولہ آتش بازی سے پچاس آدمی زخمی ہوئے جنمین بیس پچیس کے قریب قریب الرگ [?] ہین۔ بعضون کے بچنے کی امید ہے۔

یکم اپریل ۱۹۰۶ء کو بروز بدہ موضع منگھیر شریف علاقہ ریاست بہاولپور مین تیس گھر آگ سے جلکر راکھ ہو گئے اور ایک عورت بھی آگ کی نذر ہوئی میرے ایک دوست نے جو اسموقعہ پر موجود تھا اس طرح بیان کیا کہ ایک عورت نے کڑاہی مین تیل ڈالکر چولہے پر رکھا جسوقت تیل جل گیا تو عورت نے ایک ٹکڑا نیل مین تلنے کے لئے ڈالا۔ ٹکڑا بہت گیلا تھا تیل پر جھاگ آگئی عورت نے جھٹ پانی کا چھینٹا دیا۔ تیل سے آگ نکلکر چھپر کو لگ گئی۔

۱۰ اپریل کو علاقہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ مین سخت ژالہ باری ہوئی۔ ایک ایک اولے کا وزن ۸ چھٹانک سے ۱۸ چھٹانک تک تھا بہت سے آدمی اور جانور زخمی ہوئے۔ فصل کو سخت نقصان ہوا۔

واتقوا اللہ ۔ ہمارے قریب کٹاس مین ہر سال بساکہی پر ہندؤن کا میلہ ہوا کرتا ہے۔ اب کی دفعہ ایام میلہ مین پہلے تو چند روز لگاتار بارش ہوتی رہی پھر ۱۴ اپریل کی رات کو ہیضہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ آج قریب تیس پینتیس لاشون کے ایک جگہ جلائی گئین۔ جو ایک خوفناک نظارہ ہے گرد و نواح کے دیہات مین بھی کٹاس سے آئے ہوئے آدمی مر رہے ہین اور کئی راستون مین بیمار دیکھے اور سنے گئے ہمارے گاؤن مین آٹھ آدمی ایکدن مین مر گئے۔ اور کچھ بیمار پڑے ہین۔ دعا فرماوین۔ اللہ تعالیٰ ہم احمدیون کو اس عذاب سے محفوظ رکھے۔ کرمداد [?] از دوالمیال

جو لوگ لاہور سے بذریعہ ریلوے باہر جائین گے ان پر خاص ٹیکس لگائین گے جو کرایہ ریلوے کے ساتھ وصول کرین گے۔

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی دھڑہ بندی مٹانے کو ایک خاص کمیٹی محمڈن ہال لاہور مین ۳ مئی کو کرین گے۔ پنجاب و سرحدی صوبہ سے قریب ۷۰ چیدہ بزرگوار بلوائے گئے ہین جبکہ دونون پارٹیون کے عذر سنے جائینگے۔ انجمن کیطرف سے پانچ قائمقام ہونگے طرف ثانی سے بھی پانچ ہون گے اور کمیٹی مین مصالحت قطعی ہوگی۔

لاہور مین میونسپل چاکرون کی تنخواہ مین بجائے ایک روپے کے دو روپے بڑہائے گئے تاکہ صفائی کا کام بخوبی کرین

مومندیون کی سرکشی کے جواب مین عظیم فوج مہیا کی گئی تمام دیسی سپاہی رخصتون سے بلوائے گئے۔

دشمن نے شب قدر و پشاور کی تار دوبارہ کاٹ دی۔ لیکن پھر درست کی گئی۔ جوش جاری۔

اٹلی اور ترکی مین ایک ناگوار جھڑپ ہونیوالی ہے تازہ تارون سے یہ دریافت کر کے سخت افسوس ہوا ہے کہ ایڈمرل جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی مین گیارہ جنگی جہاز لیوانٹ کو گئے ہین۔ اٹالین اخبارات لکہہ رہے ہین۔ کہ بحیرہ ایجین مین کسی جزیرے پر قبضہ کر لیا جانا ممکن ہے۔ اس جہازکشی کی وجہ اٹلی مین سرکاری طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہان پانچ اٹالین پوسٹ آفس کھولنے کی اجازت نہین دی تہی مگر اٹالین پولیٹیکل حلقوں مین افواہ ہے کہ ٹریبلی مین ایک اٹالین پادری کے مارے جانے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ مین پروفیسر رام مورتی نے اپنے کرتب دکہا کر لوگون کو حیران کر دیا وہ پہلے ایک چوکھٹ پر جسکا بیچ مین سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تہی لیٹ گئے۔ اون کے جسم کا بوجہ صرف سر اور پاؤن پر تہا اور باقی جسم ہوا مین لیٹا ہوا تہا۔ ایسی حالت مین اون کی چہاتی پر تین من پختہ کا پتھر رکھہ کر دو الون سے پھوڑا گیا اور آپ کو معلوم تک نہ ہوا۔ پھر آپ نے ایک موٹی اور وزنی آہنی زنجیر کو صرف پاؤن اور گردن کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازان انہون نے لیٹ کر اپنی چہاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر رکھہ لیا اور پھر اون کے شاگردون نے اس پر تین من کا ایک اور پتھر رکھہ کر اسے دو الون سے پھوڑ ڈالا۔ آخر مین دو چھکڑون کو باہم ملا کر اون پر بہت سے آدمیون کو بٹھا دیا اور خود چھکڑون کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چہاتی پر سے گذر گئے مگر پروفیسر کو خبر تک نہ ہوئی۔ اللہ! اللہ!! پسلیان کیا ہین لوہے کی سلاخین ہین۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگانتر" پہر مصیبت مین پہنسا ہے اس سے پہلے اس کے دو پرنٹر اور ایک ایڈیٹر جیل مین جا چکے ہین۔ اب چوتھے کی باری آئی ہے اس کی ۴۔ اپریل کی اشاعت مین ایک مضمون انگریزون کی ظلم پسندی کے عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ مسٹر الیس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ پرنٹر بابو بھپندر ناتھ کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی خانہ تلاشی کے لئے حاصل کئے اور اوسی دن بعد دوپہر "یوگانتر" کے دفتر پر دہاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو کاغذات مل سکے لے کر روانہ ہو گئے۔ بھپندر بابو پولیس کے دیکھتے دیکھتے کوٹھے پر چڑھ یہ جا وہ جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتری ٹکرین بھی مارین مگر اس کی گرد تک کو نہ پہنچ سکی۔ مسٹر بھپندر سرکس کے کامون مین بڑا ماہر بتایا جاتا ہے۔

معزز ہمعصر ٹریبون کے نامہ نگار نے چلتی ہوئی گاڑی مین وقوعہ سرقہ کی جو کیفیت تحریر کی ہے اوسکو دیکھہ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ ٹرین ۱۲ اور ۱۳ اپریل کی درمیانی شب بمبئی میل وقت مقررہ سے کچھہ دیر بعد یعنے گیارہ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چہاونی سے گذر رہی تہی تو مجرم تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی مین داخل ہو گیا اور جونہی کہ ٹرین اٹاری اور ستلانی کے سٹیشنون کے درمیان پہونچی اوس نے ۱۴ انچہ لمبا چھرا نکالکر خوف زدہ مستورات کو دکہایا اور کہا کہ سب اپنے اپنے زیورات اوتار دین ورنہ قتل کر دیجائینگی اسپر عورتون نے زیور اوتار دئے اور اس نے اطمینان سے ان سب کو باندھ لیا اور گاڑی سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کمرہ مین داخل ہو کر پہر بہاگ جائے۔ ایک عورت جو غالباً ہندو یوریشن خیال کی جاتی ہے ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیون کے پائیدانون سے گذرتی ہوئی دوم درجہ کے مسافرون کے پاس پہونچی اور وہان آکر چلانا شروع کیا کہ چور چھرا لئے پہرتا ہے ایک روایت ہے کہ ایک یوروپین جنٹلمین نے مجرم کو گاڑی کے پائدانون پر چلتا ہوا دیکھہ لیا اور ٹرین کو ٹہرانا چاہا مگر ٹرین ٹہرانیوالا آلہ نہ ملا۔ اور ٹرین اسی تیزی سے چل رہی تہی۔ پہر ایک ریوالور ہاتھہ لگ گئی جس سے مجرم کیطرف نصف درجن کے قریب فائر کئے گئے۔ کہتے ہین کہ اون مین سے ایک اوس کی ٹانگ مین لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آپڑا اور پھر زیورون کے بقچہ سمیت غائب ہو گیا اور گاڑی امرتسر کے اسٹیشن پر آکر ٹہر گئی۔

اس واردات سنگین کو ایک دن گذر گیا لیکن پولیس حیران تہی۔ اتنے مین اٹاری کے گاؤن مین مشہور ہوا کہ کل رات کو ایک تیلی کو بعض زمیندارون نے حملہ کر کے زدوکوب کی ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جونہی سٹیشن اٹاری پر اس کی خبر پہونچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تیلی مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر سخت خراشون کے باعث زخم ہو رہے ہین۔ ظاہر تہا کہ یہ زخم چلتی ٹرین سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس بدمعاش کو گرفتار کر کے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص واقعی ذات کا تیلی ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضا کا نوجوان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تہا۔ زیادہ دریافت سے معلوم ہوا۔ کہ یہ پہلے ریلوے کے قلیون مین کام کرتا تہا۔ جبھی اوسکو ٹرین پر چڑھنے کی جرأت تہی۔ وہ خنجر بھی برآمد کیا گیا جس کی دہمکی سے زنانہ مسافرون کو لوٹا تہا۔ وہ وردی بھی خانہ تلاشی سے برآمد ہوئی جسکو پہن کر زنانہ گاڑی مین گھس آیا تہا۔ اتنا ہی نہین بلکہ مزید تحقیقات کے زور سے مستورات کے زیور بھی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی ایک مسجد کے متصل زمین کے اندر گاڑ رکہے تہے یہ بات انصافاً تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤن کے ذیلدار نے اس واردات کی تحقیقات مین صدق دل سے پولیس کا ہاتھہ بٹایا اور پولیس والون کی کارگذاری کی جہان تک تعریف کی جائے بجا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس مین سوا لاکہہ روپے کے جواہرات تہے ایسے ہی دو پارسل ولائت سے بذریعہ ڈاک بہیجے گئے تہے۔ کلیرن کمپنی کے نام تہے اوس کو ایک ہی پارسل ملا خط مین دو کا حوالہ تہا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ نہین لگا۔ سخت پریشان ہین ۲۷ ہزار روپے کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بتانے والے کو ملیگا گم شدہ پارسل بھی بیمہ شدہ تہا ایسے ہی سولہ رجسٹر شدہ پیکٹ گم پائے گئے۔ یہ نیویارک سے بہیجے گئے ہین اور ان مین بھی قیمتی جواہرات تہے سنسنی طاری ہے۔

پنجاب کے سکولون مین جو کتب نصاب پڑہائی جاتی ہین۔ ان کی اصلاح کرنہ ضروری سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ مروجہ نصاب طلبائے مدارس کے لئے موزون نہین ہے۔ اس سے بچون کے دماغ پر بیجا بوجہہ پڑتا ہے۔ طوطے کیطرح رٹنا پڑتا ہے نہ کہ معلومات مین ترقی ہوتی ہے۔ اس بہاری نقص کے مٹانے کے لئے ایک جدید کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود ڈاکٹر صاحب بہادر اس کے پریسیڈنٹ ہونگے۔ مدارس کے کتب نصاب پر نظر ثانی کرینگے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ لڑکون کے دماغ نہ بنے نہ پائین۔ طوطے کیطرح رٹنے کی ضرورت نہو جو کچھہ پڑہین اس سے ذہانت کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ چیزیں نکال دیجائین یہ کمیٹی لاہور مین اجلاس کریگی۔ امید کیجئے گی کہ نصاب مفید اور لڑکون کی ضرورتون کے مطابق بنایا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان مین ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف نے اسبات پر زور دیا تھا کہ لندن مین دولت عثمانیہ کا مسلمان سفیر اس واسطے نہین رکھا جاسکتا۔ کہ مسلمانون مین پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرت کے خلاف ہے۔ ہر ایک سلطنت کا سفیر یورپین جو دوسرے سلاطین کے دربار مین رہتا ہے اپنے جلئے تقریر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جلسہ اور بزم مین شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین تمدن مین کوئی محفل و مجلس ایسی نہین ہوتی۔ جس مین عورتین اور مرد دونون شریک نہ ہون۔ پس جبکہ سرکاری جلسون اور بڑی بڑی دعوتون مین اور درباروں مین مسلمان عثمانی سفیر بغیر اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔

ایک طرف انگلینڈ کے دربار کا یہ خیال تہا اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن مین اپنا مسلمان قائمقام رکھنا مدنظر۔ تو اس اختلاف کی بابت لوگون مین عجیب عجیب خیال پیدا ہورہے ہین لیکن اس کا بہترین فیصلہ رفعت بک کے لندن مین ترکی سفیر متعین ہونے سے بخوبی ہوگیا اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن مین نہ رکھہ سکنے کا عذر پردہ کی پابندی کے باعث اوس کی حرم کا دربارون مین شریک نہ ہوناہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ ہی کیون نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفعت بک کو اس منصب پر مامور کرکے یہ عذر دفع کردیا۔ رفعت بک کی خاتون ایک روسی عالی خاندان کیتھلک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک مین بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر ہی قائم ہے اسواسطے پردہ کی پابند نہین اور بے تکلف دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہے اور رفعت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آتے اور نیکنامی کے ساتھ اپنے فرائض کما داکرتے رہے ہین۔ بس ان کے لندن مین عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانپ بھی مرگیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فرمانروایان یورپ کو اپنی خداداد سیاسی لیاقت کا معترف بنانے کے دلائل مین یہ ایک نئی دلیل اضافہ کردی ہے۔ (المؤید)

حاجیون سے سلوک

مقدس سرزمین حجاز مین وبا ہیضہ پھوٹ پڑنے کیوجہ سے امسال بحکم سلطانی روسی۔ کاشغری۔ اور ایرانی حاجیون پر جو بحیرہ اسود اور ڈارڈنلز مین ہوکر گذرتے تہے سخت قرنطینہ مقرر ہوا تہا روسی جہازران کمپنی نے قرنطینہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازون کا کرایہ بڑھادیا اور خدیوی جہازران کمپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ بھی کرلیا کہ وہ بھی اس شرح سے کم کرایہ نہ لے جو کہ روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ خبر مصر کے ایک نیکدل تاجر محمد آفندی صعیدی کو ملی جن کا کاروبار بندر بیروت مین بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ تو انہون نے خود روسی بندرگاہ اوڈیسہ مین جاکر وہان کی جہازران کمپنی کے صدر دفتر سے بطور خود بہت سے جہازات ٹھیکہ پر لے لئے اور پہر انہون نے روسی جہازران کمپنی کی مقررکردہ شرح کرایہ سے تقریباً نصف اجرت لیکر حاجیون کو سفر مین آسانی بہم پہونچادی۔ چھ پونڈ فی کس کرایہ اور خرچ خوراک وغیرہ کی بابت لیے اس مین اوڈیسہ سے جدہ اور ینبع پہنچانا اور وہان سے پہر اوڈیسہ واپس لانا معہ مصارف قرنطینہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تہا۔ اور جبکہ جدہ مین ہی وبا پھیلی۔ تو اکثر جہازون نے حاجیون کے لیجانے سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر بھی نیک دل اور ہمدرد دینی نوع تاجر آفت زدہ حاجیون کے حق مین فرشتہ رحمت بنا اور مراکش۔ سوڈان مین اور مصر کے کئی ہزار حاجی جدہ سے ینبع۔ اور ان کو وہان سے اون کے وطن تک بخیریت پہونچاکر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام ممالک کے حاجیون کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غربت سے نجات دلائی۔ (پیسہ)

مسلمانان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنیوالون مین پہلا نمبر مسلمانان روس کا ہے جو اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور متعصب عیسائیون ہمسائیون کی شدید دستبرد سے تنگ آگر ہجرت کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی بیش قیمت جائدادین چھوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتھہ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اِس قسم کے روسی مہاجرین لاکھون کی تعداد مین بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہوچکے ہین اور سینکڑون آدمی ہر سہ ماہی مین پہونچتے رہتے ہین۔ چنانچہ قزان (روس) کا نامور اسلامی اخبار بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹھہ مسلمان کنبون نے جنمین تین سو نفوس شامل ہین۔ اپنے وطن ٹوبالسک (سائبیریا) سے ہجرت کرکے ترکی علاقہ مین آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کرلی ہے اور عنقریب بادہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قلمرو عثمانیہ مین جانیوالے ہین سلطان المعظم نے ان کی تمنا کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات اطنہ۔ قونیہ۔ حلب و انقرہ مین جہان چاہین آباد ہوجاوین۔ بلاد عثمانیہ مین مسلمانان عالم کا نقل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ٹرکی کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن اے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تالیف قلوب پر متوجہ ہوکر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکھے کہ وہ اپنے وطن عزیز سے مونہہ موڑکر اور قیمتی جائدادین اور اسباب چہوڑکر دوسری عملداری مین نقل مکان کرین۔ (پیسہ)

موہمندون کی شرارت

اخبار پائونیر کا نامہ نگار پشاور خبر دیتا ہے۔ کہ جو انگریزی سپاہ موہمندون کے اجتماع کی خبر پاکر اون کی شرارتون کا انسداد کرنے کے لئے پشاور سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ مین گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن راستے مین ذرا سا وقت بھی ضائع نہین کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہونچگئی افواہ تہی کہ کشتیون کا پل موہمندون نے توڑ ڈالا ہے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بآسانی دریا کو عبور کرگئی۔ رسالہ کے پکٹ پر ۱۲۔ اپریل کی شب کو بھی مخالفون نے گولیان چلائین نا تہمبر لینڈ فیوزیلیرز کی چوکیون پر زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیون کے زخم بھی لگے۔

حمیدیہ حجاز ریلو۔

ہمعصر المؤید یکم اپریل کی اشاعت مین تحریر کرتا ہے کہ اوسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقعہ پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا تمام ضروری سامان خریدنے کیواسطے قیمت ادا کردی ہے۔ پٹٹریان اور گاڑیان جن چیزون کی حاجت ہے جلد تر آجاوینگی اور اسی کمیٹی نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانیکا تخمینہ بھی بنالیا ہے اس حصہ لین کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانک دس آنے کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

اخویم جناب ایڈیٹر صاحب بدر سلامت ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور و ممنون فرماویں ۔

خاکسار محمد حسین از لاہور چوہدوان

میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیئے

کہنے کو تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ میاں بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیئے مگر جب اس پر کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھائی جاوے تو بات کا بتنگڑ بن جانا نہ صرف ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کیونکہ ہمارے ملک کے میاں بیوی کچھ ایسے انوکھے قسم کے ہیں کہ اونہوں نے اپنی چال ڈھال سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ در اصل یا تو وہ نکھ میاں بیوی کے تعلقات کا منشا معلوم نہیں اور جان بوجھ کر وہ بات کرتے کہ جو نہ تو ان کا حق تھا اور نہ اون کو ضروری و واجبی تھی ۔ اس میں شک نہیں کہ جو جو کارروائیاں بھولی بھالی بیویاں اپنے خاوندوں سے کرتی ہیں یا چلتے پرزے میاں اپنی بیویوں سے کرتے ہیں اون کی داستان چھوٹی سی داستان نہیں ہے اور نہ ایسی ہے کہ وہ مبالغہ آمیز ہو ۔ راستی سے دور و مہجور دروغ بیفروغ سے بھرپور ہے ۔ مگر ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ قصہ لمبا ہونے کے سبب ناظرین کا زیادہ وقت ضرور لیگا مگر ایسا تو نہیں ہے کہ ایسے ہو بے لطف ہو یا نکتہ رس کے لئے تازیانہ ہدایت نہ ہو اور اس کو اپنی حالت کے سنبھالنے کیلئے عقل یا سمجھ نہ دینے والا ہو لیکن یہ بھی سچ ہے ۔ کہ سب کی طبیعتیں عقلیں ایک جیسی نہیں ہوتیں اور نہ وہ زیادہ محنت یا وقت اخبار بینی میں دینے کے شائق ہوتے ہیں اور ہماری جماعت میں تو پھر ایسی بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ ہے ۔ وجہ یہ کہ جماعت کے کل دو اخبار ہیں یعنے الحکم و بدر ۔ جنمیں سے اول الذکر تو ہفتہ میں دو بار ہے اور موخر الذکر صرف ہفتہ وار باوجودیکہ جماعت ۴ لاکھ سے زیادہ ہے مگر پھر بھی ان قومی جریدوں کی ترقی بہبودی بہتری کا خیال بہت ہی کم ہے ۔ حالانکہ جماعت اگر ترقی کرتی تو کوئی بات نہ تھی اگر صرف ایک ایک لاکھ پرچہ ہی ان اخبارات کا شائع ہونا شروع ہو جاتا ۔ تو بہت کچھ امید ہو جاتی مگر کچھ خیال نہیں کیا جاتا ۔ ایڈیٹر مینیجر شور کرتے ہیں ہشیار کرتے ہیں مگر بہت کم اس شور کو سنا جاتا ہے اور تو اور ریویو آف ریلیجنز جو ایک ہماری رسالہ ہے ۔ جس کا انگریزی حصہ یوروپ و امریکہ کو بھی جاتا ہے باوجود سخت کوشش کے اب تک دس ہزار تک نہ پہونچا ۔ یہ تمام امور کیوں پیش آتے ہیں ؟ محض اسلیئے کہ ابھی ہماری جماعت میں اخبار بینی کا مذاق پیدا نہیں ہوا ورنہ بات تو کچھ نہ تھی ۔ پھر بتلائیے کہ لمبا مضمون محض ایک ایسی بات پر اجو اگرچہ ہمارے نزدیک چھوٹی نہیں ہے مگر عنوان سے شاید ناظرین چھوٹی سمجھ لیں) کیسے لکھیں کیونکہ پڑہتے پڑہتے طبیعت اوکتا گئی ۔ تو پھر لکھائی چھپائی کی محنت فضول اور ہمارے یہ تحریر اکارت نہ جاویگی تو اور کیا ہوگی ؟ لہذا حضرت دل نے یہ حکم سنایا ۔ کہ میاں چھوٹا سا مضمون لکھو چند مطلب کی باتیں سنا دو ۔ یہ بات تو ظاہر کر دو جو دونوں (میاں بیوی) کا تعلق اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ ایکدوسرے کے لئے وہ سامان آسائش و آرام و سکینت قلبی ہو جیسا کہ خداوند کریم نے بھی دوسرے اغراض و مقاصد کے علاوہ مرد و عورت کا تعلق سکینت قلبی کا موجب بھی ظاہر کیا ہے اب یہ سکینت قلبی کا باعث ایکدوسرے کے لئے ایسے ہو سکتا ہے کہ آپس میں ایکدوسرے کے دل میں محبت و چاہت و الفت ایک دوسرے کی ہو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو ۔ غمخواری ہو اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی دلجوئی کا رضا کا خیال ہو ہر ایک دوسرے کے ساتھ درگذر کرنے اور نرمی اور آہستگی اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کا بھی خیال ہو ۔ ایک دوسرے کے لئے مزاج میں کبر کا مادہ نہ ہو بخل نہ ہو ۔ خود نمائی نہ ہو اور پیچ پیچ ایک دوسرا ایک دوسرے کو اپنی راحت و آرام و سکھ کا ذریعہ اور نعمت خداوندی تسلیم کرنے والا ہو ۔ ایکدوسرے کی عیب جوئی کرنے نکتہ چینی کرنے چیں بجبیں ہونے ماتھے پر بہت جلد شکن لانے کا مادہ نہ ہو ۔ مزاج میں نہ تو چڑچڑا پن ہو اور نہ بات بات میں بگڑ دل خان کی منحوس عادت ہو ۔ تو ان ہر دو کے تعلقات دن بدن محبت بڑھانے کا ذریعہ ہونگے اور کبھی بھی کوئی خرابی کی نوبت نہ آویگی اور نہ وہ بات ہوگی کہ جس کا ہونا ان ہر دو تعلقات کے ہوتے ہوئے شرم کی ظلم کی جور کی بات ہے ۔

یہ تو بالکل سچ ہے اور سراسر ایمانداری کی بات ہے کہ جیسا کہ مردوں کا حق عورتوں پر ہے ایسا ہی دستور کے مطابق عورتوں کا حق مردوں پر ہے ہم ایسے ظالم جان بر تو بننا چاہتے نہیں کہ میاں صاحبوں کی ہی طرفداری کریں اور بیوی بیچاریوں کی طرف کی حق کی بات بھی نہ کہیں ہم کو نہ تو مردوں کی طرفداری کرنے کی ہوس ہے اور نہ عورتوں کی حق تلفی کرنے کی اور ہم یہ چاہتے ہی نہیں ۔ کہ حق بات سے چشم پوشی کر جاویں ۔ اغماض کر جاویں ۔ بلکہ ہمارے نزدیک کھری بات کہدینے سے بچوتی ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے ۔ خواہ کیسی کڑوی کیوں نہ لگے ۔

سو جب ہم ایمان کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ تو یہ ماننا پڑتا ہے ۔ کہ بعض چلتے پرزے میاں اپنے غصہ اوتارنے اور ظلم و ستم ڈہانے کا آلہ عورتوں کو ہی سمجھتے ہیں عورت نہ ہوئی مٹی ہوئی کہ دال میں ذرا نمک پھیکا ہو گیا یا زیادہ ہو گیا اور لکڑی سے کر گئے دہن دہون پیٹنے ۔ کیا یہ کوئی گھر ہیا ہے یا کولہو کا بیل ہے ؟ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے تھا ۔ ذرا تو غور کرنا چاہیئے تھا خدا کا خوف مدنظر رکھنا چاہیئے تھا ۔ عورت آخر عورت تھی کمزور فطرت تھی بھول گئی یا غفلت ہو گئی ۔ اس پر ایسی کارروائی کرنا انصاف کا خون تو ضرور کرنا ہے میاں کا عذر یہ ہے کہ عورت ہے ہی کس ... کہ جب اس سے ہانڈی روٹی ہی ٹھیک نہ پکے ۔ ہم سارے دن محنت و مشقت کرکے ... مگر روٹی اچھی نہیں ملتی ۔ سالن میں نمک زیادہ ہے ۔ عورت کا یہ عذر ہے ۔ کہ میں چار چھوٹے چھوٹے بچے اوس کے آگے پیچھے ہیں جن میں سے ایک بیمار بھی ہے اور وہ بار بار روتا تھا اور چلاتا تھا ۔ اس لئے میں بار بار اوس کے پاس بھی جاتی تھی ۔ اور گھر کا کام بھی کرتی تھی ۔ مگر میاں ہیں کہ کچھ نہیں سنتے اور کہتے ہیں کہ پہلے ہماری خدمت تجھ کو کرنی چاہیئے ۔ پیچھے کسی اور کی ۔ عورت کی جان عجیب آفت میں پڑ گئی ہے ۔ سارے دن دوسرے بچوں سے اور خاص کر چھوٹے بچے کو تمام رات کو اگر میاں نے سوتے سے خبر لینی شروع کر دی کیا کرے کدھر جائے ۔ عجیب کشمکش کی حالت میں بیچاری پڑ گئی ۔

اب ذرا دوسرے سین پر غور کرو ! یہاں کیا ہو رہا ہے میاں کے آتے ہی بیوی نے بچے کو اٹھا کر زمین پر دھکیل دیا کہ موا موذی کام نہیں کرنے دیتا مرتا بھی نہیں ۔ کمبخت چھوٹی جان کے بیر سے پیدا ہوئے ایسی اولاد سے بے اولاد بھلی تھی ۔ اور یہ کہہ کر تین چار تماچے جھٹ پٹ بچے کے مار دیئے میاں نے (جو ابھی چار یا پانچ کوس کا سفر کر کے آیا تھا پر ابھی جھاڑ رہا تھا) یہ کیفیت دیکھی تو چونکہ شریف ہو تانیک نہاد) جھٹ بچے کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا ۔ منہ چوما ۔ پیار کیا جیب میں سے مٹھائی نکالکر دی ۔ صحن میں لیکر لگا پھرنے تاکہ بچہ بہل جاوے ۔ بیوی اُٹھیں ۔ اور پیروں کو ٹھسکتی ہوئی

اور بڑبڑاتی ہوئیں کہ جب سے اس نامراد گھر میں آئی ہر دن تکلیف ہی تکلیف ہے۔ ایسے سہاگ سے رنڈی بھلی تھی حالانکہ مرد نہائیت شریف ہے اوس میں بہت درگذر کا مادہ ہے دلجوئی کرنے کی عادت ہے۔ مگر چڑچڑے مزاج کے آگے کسی بات کی دال نہیں گلتی۔ غرض کہ بات بات میں اور کام کاج میں وہ وہ رنگ اختیار کئے کہ کسی طرح مرد کو غصہ آجاوے اور وہ خود ہی روٹی پکانے لگ جاوے چنانچہ ایسے ہی ہوا بچہ کو پاس بٹھلا کر بیچارے مرد نے خود ہی روٹی پکائی۔ اور بیوی صاحبہ دل میں جھرستی ہوئی اور بڑبڑاتی ہوئی الگ بیٹھی رہتی۔

یہ اون حالتوں کے نظارے ہیں کہ جو ایکدوسرے کے حقوق نہ پہچاننے سے وقوع میں آتے ہیں اور جس کا نتیجہ آخر کار تکا فضیحتے اور جوت پیزار ہوتا ہے اور ابھی دنیا میں ایسے تعلقات جہنم کے نمونہ ہوجاتے ہیں کیونکہ ایسی حالت میں میاں بیوی کی شکل سے بیزار ہوتا ہے اور بیوی میاں کی شکل سے۔ لہذا اس خانہ جنگی کا مرض دن بدن بجائے تنزل کے ترقی پکڑتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ دنیا میں سلوک سے جس قدر کام نکلتے ہیں۔ محبت سے جو کچھ بنتا ہے۔ ویسا جھگڑے فساد بکھیڑے سے نہیں بنتا۔ مردوں کو ذرا ذراسی بات پر ناراض ہونا اور بیوی کو مارنا کوٹنا بڑے شرم کی بات ہے۔ مرد ہوکر عورتوں پر ہاتھ اٹھانا نہائیت بے جا حرکت ہے۔ عورتوں کا جان بوجھ کر مردوں کو دکھہ دینا نہائیت نامعقول حرکت ہے۔ ان دونوں کے تعلقات کا منشاء تو یہ تھا۔ کہ ان دونوں کی آپس میں محبت بڑھتی اور ایک دوسرے کے ساتھہ پوری غمخواری اور ہمدردی ہوتی۔ اور ایسی سچی چاہت کا مادہ ایکدوسرے کے دل میں ایکدوسرے کا گھر کر جاتا۔ کہ بغیر ایک دوسرے کے ایک دوسرے کو آرام و چین ہی نہ آتا۔ مگر آج کل کے میاں بیوی کی کچھہ ایسی ابتر حالت ہورہی ہے کہ بجائے محبت و اُلفت کے بغض و نفرت کو ترقی دیجاتی ہے جس کا نتیجہ آخر کو یہ نکلتا ہے۔ کہ آپس میں ناچاقی پیدا ہوتی ہے۔ رنج و غم سے ایک دوسرے کا سینہ بھر جاتا ہے اور بجائے آرام و سکینت کے تباہی و بربادی کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

یہ تمام بد اعتدالیوں کا نتیجہ ہے۔ پس اے پیارے ہموطنو! تم میں سے وہ میاں جو بیوی والا ہے یا وہ بیوی جو میاں والی ہے یہ اپنے پر فرض کر لے کہ بد اعتدالیوں کو چھوڑ دیا اور سلامت روی اختیار کرلی جاوے۔ آپس میں ایک دوسرے کی رضا کو خوشنودی کو مقدم کرلیا جاوے۔ آپس میں ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کی جاوے۔ بلکہ حلم و درگذر کی عادت اختیار کی جاوے۔ مرد کو چاہیئے کہ بات بات پر چڑنے کی عادت کو بالکل چھوڑ دیں اور بیگانی بیٹیوں کو اپنے غصہ کا اور بہادری جتانے کا ایسا نمونہ نہ دکھاویں۔ کہ جو بالکل خلق سے گرا ہو اور بد اخلاقی اور کج خلقی کا پورا نمونہ ہو۔ ایسا ہی عورتوں کو چاہیئے۔ کہ بیگانے پوتوں کو اپنا غلام نہ سمجھیں بلکہ آقا سمجھیں اور اون کی دلداری کرنی اور دل جوئی کرنے اور رضامندی حاصل کرنے اور خوش کرنے کا ہر وقت اون کے دل میں خیال ہو۔

اگر میاں بیوی کا آپس میں محبتانہ سلوک ہوگا ایکدوسرے کی رضا کا خیال مد نظر ہوگا۔ تو علاوہ اس کے کہ وہ گھر بہشت کا نمونہ ہو۔ اولاد پہ بھی نیک اثر پیدا کریگا۔ جو اون کی جوانی کی حالت میں اون کیلئے اکسیر کا کام دے گا۔ کیونکہ جیسا کہ اولاد پر ماں باپ کے رنگ و روپ کا اثر پڑتا ہے۔ ایسا ہی افعال اطوار عادات وغیرہ کا بھی۔ پس میاں بیوی کو چاہیئے کہ اپنے نیک نمونہ سے اپنی اولاد کی بہتری کا سامان مہیا کرنے کے علاوہ آپس کا سلوک ایسا بنادیں کہ ایک نظر دیکھنے والا پکار اوٹھے۔ کہ ؎

بہشت آنجاکہ آزارے نہ باشد

اے خدا! تو خود ہمارے ملک کے میاں بیوی کے تعلقات کو حُسن سلوک سے مزین کردے تاکہ وے خانہ جنگیوں اور فسادوں سے تباہ نہ ہوویں۔ آمین ثم آمین!!!

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاونی

طریق نصیحت

نوشیروان عادل کی عدالت کے متعلق بعضوں نے جو قصے بیان کئے ہیں نہیں معلوم وہ کہاں تک صحیح ہیں۔ ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز یہ عادل شہنشاہ شکار کو جا رہا تھا یہ وہ زمانہ تھا۔ جب ملک میں چاروں طرف بدامنی پھیلی ہوئی تھی اور ملک ویران ہو رہا تھا۔ دانا وزیر ہمراہ تھا موقع پاکر شہنشاہ کیطرف دیکھہ کر متبسم ہوا۔ نوشیروان نے برہم ہوکر تبسم کی وجہ دریافت کی۔ وزیر نے لطائف الحیل کر عذر کیا مگر جب دیکھا کہ بادشاہ کی برہمی بڑھتی جاتی ہے اور عنقریب عتاب نازل ہوا چاہتا ہے۔ تو مؤدب ہوکر کہا۔ خانہ زاد جانوروں کی بولی سمجھتا ہے۔ وہ دو اُلّو جو سامنے کے درخت پر بیٹھے ہیں۔ ان میں ایک نر اور ایک مادہ ہے۔ نر سے مادہ کہہ رہی ہے کہ پہلے اس جنگل کی جگہ ایک شہر آباد تھا اور اب نوشیروان کے ظلم سے اُجڑ گیا۔ اسے میں نے اپنی بڑی لڑکی کے جہیز میں دیدیا ہے۔ مگر چھوٹی لڑکی کے جہیز میں کیا دونگی۔ اسی کی فکر ہے۔ نر جواب میں کہہ رہا ہے۔ تو کیوں فکر کرتی ہے۔ ایسی گھبرانے کی کیا بات ہے۔ پیش از مرگ واویلا اچھی بات نہیں ہے۔ ابھی تو شادی کو بہت دن باقی ہیں اور نوشیروان کا شیوہ جفا بدستور بڑھتا ہی جائے گا۔ اس کی تخت گاہ بھی عنقریب ویران ہوا چاہتی ہے۔ بس اسے شوق سے دیدینا۔ یہ سنکر مادہ جوش مسرت سے خندان ہوگئی مجھے بھی ہنسی نہ رکی بندۂ درگاہ کا قصور معاف فرمائیے۔

وزیر کا یہ کلام نوشیروان کے حق میں تازیانہ عبرت تھا۔ بادۂ غفلت سے چونکا۔ شکار ملتوی کرکے فوراً دار الخلافت کو واپس آیا۔ اور اپنی گذشتہ جفا کاریوں پر نادم ہوکر دل میں عہد کر لیا کہ اب سے انصاف کو اپنا شعار بناؤنگا۔ اور معدلت گستری کو معیار زندگی قرار دونگا۔ پہلا انصاف اس کا یہ تھا کہ اپنے ایک نسبتی بھائی کو جو کسی شریف کی لڑکی کو بھگالایا تھا۔ کھولتا ہوا سیسہ پلادیا۔ اس کے اس انصاف کو دیکھہ کر اور دادخواہوں نے اپنی اپنی عرضیاں اوٹھالیں۔ اور متفق اللسان ہوکر بولے۔ کہ بلاشبہ اب عدل کا دور آگیا۔ فریاد کی ضرورت نہیں

بقایا دار جلد حساب صاف کرائیں

جن اصحاب نے وی پی واپس کئے تھے ان کے نام جو خط لکھی گئی تھی اونمیں سے ۱۰۳ خطوط کے جواب نہیں آئے براہ مہربانی جلد جواب سے ممتاز کریں ورنہ ارادہ ہے کہ اخبار میں نام دیکر یاد دہانی کرائی جاوے۔ مینیجر بدر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت خان صاحب - شملہ
میاں کرم الدین صاحب - خوشاب - ضلع شاہ پور
میاں حسن خان صاحب - کیرنگ ضلع پوری
محمود بخش صاحب - سرلونیا گاؤں ضلع کٹک
میاں تراب علی صاحب - کیرنگ ضلع پوری
میاں محمد علی صاحب - امرت سر
چودھری پیر محمد صاحب چک ۳۱۲ کمہو والی
مستری فتح الدین صاحب ″
میاں کرم الدین صاحب - لقاق گراں - ضلع جہلم
میاں امام الدین صاحب - بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ممیرا

میرے پاس اصلی ممیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت نے اس ممیرے کو دیکھا اور پسند کیا الحمد للہ اعلیٰ ہے۔ اپنے بھائیوں کو اطلاع ثانی پانچ روپے فی تولہ کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ یہ ممیرا نہیں۔ تو میں قیمت بھی واپس دیدونگا راستی کے قدر دان اسے خرید فرمادیں۔ میرے پاس پشاوری لنگی و کلاہ ہر قسم کی بھی ہے۔

احمد نور مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ بڑی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری و بدر مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳ ہے لیکن ملکر چار نسخہ کامل خریدنیوالوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ - مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی پنجاب۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے خریدو

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی و رہ دراتی کو زیر نظر رکھ دیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمیں سے بھی ظہور المسیح ہی نکالدیا ہے
قیمت ۸/ جلد منگایئے۔

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی۔
قیمت مجلد ۱۰/ غیر مجلد ۶/

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے
قیمت غلامی ۲/ عصمت انبیاء ۲/

شری نہہ کلنک اوتار — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (پٹیالہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ جس میں آپ کی صداقت پر دلائل و براہین ثابت کیگئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸/ احباب جلد منگوائیں۔

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے رکھنے سے کوبھی گران نہیں
قیمت ۱/

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہورہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے بہت عمدہ نفیس کاغذ خوشخط چھپوائی گئی ہے۔
قیمت مجلد صمہ - غیر مجلد صمہ

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی - اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزہ کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں - قیمت ۱/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان [illegible] ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

البرہان الصریح فی تائید المسیح

نظم مستورات — مستورات کے لئے [illegible] قیمت ۱/

جام شہادت — مصنفہ جناب [illegible] صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت [illegible]

کامن احمدی — اللہ داد [illegible] قیمت [illegible]

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے
قیمت ۱/

کامن احمدی — غلام رسول واسے قیمت ۲/

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رد سے بہت ہی لطیف و قابل دید ہے
حصہ چہارم و پنجم قیمت ۱/

حل طلب معمہ انعامی دو سو روپیہ نقد (۲۰۰)

سو روپیہ نقد دفتر اخبار لاہور میں امانت رکھ دیئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنے والے کو انعام دیئے جائیں گے بشرطیکہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے۔ معمہ یہ ہے :-
اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جس کو صحیح و سالم رکھا جائے تو ... کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اسکا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو نہر ... کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ لفظ کونسا اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے۔

شرط :- حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء تک بمعہ شفاخانہ جوہر امرتسر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کر دیا جاوے گا۔ اور دو سو روپیہ انعام ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کو دیا جاوے گا۔ اور اگر ایک سے زائد اصحاب نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا یا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا +

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کرنے کے اس شخص کو دیا جاوے گا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر (خدانخواستہ) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں لیت و لعل کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو یہی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں +

جوہر سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دیئے گئے :-
گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار تیجا سنگھ صاحب بمقام اٹاری ضلع منٹگمری
سونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ ایشرداس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور +

انعام بیسویں سالگرہ شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو بہ وزالدین صاحب پوسٹ ماسٹر کنگٹن شان سٹیٹ ملک برہما +

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق یعنی پاکٹ کیس ادویات جوہری

پاکٹ کیس جوہر

بحضور اعلیحضرت قیصر سلطنت شہنشاہ ہندوستان و انگلستان و مہاراجگان و نوابان و جاگیرداران ...

خدا کا شکر ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتی الامکان پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑے گا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ اس کا پرچہ ترکیب استعمال جو ہر بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے ایسا عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آ جاتا ہے۔ یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دے کر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہیں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا ان عیالداروں کے لئے جنکو اکثر امراض کی شکایتوں کے واسطے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا ان غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ ادویہ تقسیم کرتے ہیں۔ غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت پر پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جسکی ادویات سے مریضوں کا علاج کر کے پانچ کے پچاس روپیہ کما رہے ہیں۔

امراض کا بیان امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ کمی باہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد جگر۔ ہیضہ۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ نزلہ۔ ریزش۔ زکام۔ خنازیر۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم ہر قسم۔ مرگی۔ پیچش۔ طاعون۔ درد کمر۔ درد شقیقہ۔ عمدہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ گنٹھیا۔ بیخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد گردہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی چلنا اور دمہ ہر قسم ضیق النفس + (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت ماربل کلاتھ کا بنا ہوا جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

قیمت پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (۲/۸) محصول ۵/ ۔ خورد پانچ روپیہ (۵) محصول ۸/ ۔ کلاں دس روپیہ (۱۰) محصول ۱۱/

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپا